REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT No. R. N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/ GDP. 3

جلد ۲۸ — شمارہ ۴۳

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر — محمد انعام غوری۔

شرحِ چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۲۵ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516.

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۲ر اخاء (اکتوبر)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ربوہ سے تشریف لانے والے ایک دوست کی زبانی موصولہ مورخہ ۲۱/۱۰ کی اطلاع مظہر ہے کہ ــــ "طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔" احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت وسلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲۲ر اخاء (اکتوبر)۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی قادیان حیدر آباد کے سفر اور بمبئی کانفرنس میں شرکت فرمانے کے بعد مورخہ ۲۱/۱۰ کو واپس قادیان تشریف لے آئے۔ آں محترم اور حضرت بیگم صاحبہ کی صحت بفضلہ تعالیٰ ٹھیک ہے۔ الحمد للہ۔ محترم حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف مورخہ ۲۳/۱۰ کو اُتر پردیش کی صوبائی کانفرنس میں شرکت کے لئے شاہجہانپور تشریف لے جا رہے ہیں۔ وَ اللّٰہُ خیر حافظاً۔

مقامی طور پر جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

۳ر ذوالحجہ ۱۳۹۹ھ — ۲۵ر اخاء ۱۳۵۸ ہش — ۲۵ر اکتوبر ۱۹۷۹ع

احمدیت کی اگلی صدی جو دس سال بعد شروع ہوگی انشاء اللہ اسلام کے غلبہ کی صدی ہوگی

اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی حسین تعلیم ساری دنیا پر محیط ہو جائے گی!

ساری دنیا سے پیار کرنا ہمارا شعار ہے ہم تو سب کے خادم اور سب کے خیر خواہ ہیں!

اللہ تعالیٰ نے آج جو نظامِ خلافت تیرہ سو سال کے بعد قائم کیا ہے اُس کی جان و دل سے قدر کریں!!

آل مہاراشٹر احمدیہ مسلم کانفرنس بمبئی کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور پیغام!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَ النَّاصِرُ

برادرانِ کرام!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ اس سال آل مہاراشٹر احمدیہ مسلم کانفرنس بمبئی میں منعقد کر رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے۔ آپ کے مالوں اور نفوس میں برکت ڈالے۔ آپ کے جذبۂ ایثار کو ثمر آور کرے۔ اور آپ کی اس خواہش کو پورا کرے کہ آپ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بنی نوع انسان کے دلوں کو جیتنے والے ہوں۔

تیرھویں صدی کے اختتام کے وقت دنیا کی جو کیفیت تھی اس سے سب پڑھے لکھے واقف ہیں۔ اس زمانہ میں فتنہ و فساد اور ظلم و جور اپنی انتہا کو پہنچا ہوا تھا۔ ہر طرف گناہوں کی کثرت تھی اور دنیا اپنے رب کریم سے بکلی علاقہ توڑ چکی تھی۔ ان حالات کا تقاضا تھا کہ کوئی مصلح پیدا ہوتا۔ چنانچہ پیشگوئیوں کے مطابق اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک برگزیدہ کو اصلاحِ خلق کے لئے موعودِ کل ادیان بنا کر مبعوث کیا اور اس نے اعلان کیا کہ اسلام ہی وہ مذہب ہے جو انسان کو خدا سے ملاتا اور ابدی جنتوں کا وارث بناتا ہے۔ نیز اعلان کیا کہ خدا نے مقدر کر چھوڑا ہے کہ اسلام کی پُر امن تعلیم کے ذریعہ تمام تفرقوں کو مٹا کر وہ ساری دنیا کو اُمتِ واحدہ بنا دے گا۔ اگرچہ یہ آواز پنجاب کی ایک گمنام بستی قادیان سے اُٹھی تھی۔ اور بظاہر بہت کمزور تھی۔ لیکن وہ خدائے ذوالعرش کی آواز تھی۔ اس لئے وہ پہاڑوں اور سمندروں پر سے گونجتی ہوئی دنیا کے کناروں تک جا پہنچی۔ اور ہر قوم اور ہر ملک کے مستعد روحوں نے اسے قبول کیا۔ اور آج جب کہ اس آواز کو بلند ہوئے قریباً نوّے سال ہوتے ہیں اس کے ماننے والوں کی تعداد ایک کروڑ سے زائد ہو چکی ہے۔ احمدیت کی اگلی صدی جو دس سال بعد شروع ہوگی، انشاء اللہ اسلام کے غلبہ کی صدی ہوگی۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی حسین تعلیم ساری دنیا پر محیط ہو جائے گی۔ کشمکش اور بے چینی اور استحصال کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اور مخلوق اپنے رب کریم کو پہچاننے لگے گی۔ اور اس کی حمد کے ترانے گائے گی۔

یہ انقلاب اگرچہ خدائی تصرفات کے تحت اور اس کے فضل سے ہی ہوگا۔ تاہم اس سلسلہ میں جماعت پر بھی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ آنے والی صدی کے استقبال کے لئے میں نے صد سالہ جوبلی کا ایک منصوبہ جماعت کے سامنے رکھا تھا۔ اور بتایا تھا کہ ہمیں ہر ملک میں مساجد اور مشن تعمیر کرنے ہیں۔ اور تمام زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ شائع کرنا ہے۔ تاکہ کوئی قوم اس نعمت سے محروم نہ رہے۔ قیامِ شریعت اور احیاءِ دین کے سلسلہ میں جو کام خدا نے ہمارے سپرد کیا ہے وہ بہرحال ہم ہی نے کرنا ہے۔ یہ تو اس کا فضل ہے کہ اُس نے ہمیں اس خدمت کے لئے منتخب کیا ہے۔ اور ہمارے لئے آسمانوں کے سب دروازے کھول دیئے ہیں۔ اور اَسْبَغَ عَلَیْکُمْ نِعَمَہٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً کے مطابق اس کی نعمتیں موسلا دھار بارش کی طرح نازل ہو رہی ہیں۔ اب یہ آپ کا کام ہے کہ جھولیاں آگے کریں اور انہیں بھر لیں۔ اگر آپ خدا کے حضور کچھ تھوڑا سا پیش کریں گے تو وہ آپ کو سب کچھ دے گا۔ وہ آپ سے ہر چیز نہیں مانگتا۔ اور ضرورت کے مطابق مانگتا ہے۔ وہ تو صرف ایثار و قربانی کا مطالبہ کرتا ہے۔ اگر آپ بشاشتِ قلب کے ساتھ آگے آئیں گے تو وہ ساری دنیا کی دولت آپ کے قدموں میں لا ڈالے گا۔

دوسری بات جو میں کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ غلبۂ اسلام کی مہم کسی ایک نسل سے مخصوص نہیں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہماری آئندہ نسلیں یکے بعد دیگرے ان ذمہ داریوں کو نبھاتی چلی جائیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے کندھوں پر ڈالی ہیں۔ آئندہ نسلوں کی تربیت بڑا بھاری کام ہے۔ اور بہت توجہ چاہتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ان کی تعلیم و تربیت کا تسلی بخش انتظام کیا جائے۔ (باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ٭

نظریاتی طبیعات کا ”نوبل پرائز“ ممتاز احمدی سائنسدان ڈاکٹر عبدالسّلام صاحب کو دیا گیا

پروفیسر عبدالسّلام صاحب اوّلین مسلمان ہیں جنہوں نے یہ قیمتی اور معزّز انعام حاصل کیا!

”ڈاکٹر صاحب عالمی شہرت یافتہ ہونے کے باوجود انتہائی منکسر المزاج ہیں اور مذہب کا رنگ اس حد تک غالب ہے کہ سائنس کے بعض نظریات کو اسلامی طرزِ فکر سے منسلک کرتے ہیں!“ ——— (بی۔بی۔سی۔لندن)

عالمِ احمدیت میں یہ خبر نہایت خوشی اور مسرت کے ساتھ سُنی گئی کہ ممتاز احمدی سائنسدان ڈاکٹر پروفیسر عبدالسلام صاحب کو نظریاتی طبیعات (THEORETICAL PHYSICS) میں ایک نئی تحقیقاتی کاوش کے سلسلہ میں ”نوبل پرائز“ کا حقدار قرار دیا گیا۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشآء واللہ ذوالفضل العظیم ——— آپ کے ساتھ اس انعام میں دو امریکی سائنسدان پروفیسر شیلڈن ایل گلاشو (Prof. Shelden L. Glashow) اور پروفیسر سٹیون وینبرگ (Prof. Steven Weinberg) بھی شامل ہیں۔

نظریاتی طبیعات میں ڈاکٹر عبدالسلام صاحب اور آپ کے دونوں ساتھیوں کو جس علمی تحقیق پر رائل سویڈش اکیڈیمی آف سائنس کی طرف سے فزکس کے نوبل پرائز کی خطیر رقم ایک لاکھ اکیانوے ہزار ڈالر ادا کئے گئے۔ اس کے متعلق الفاظ چنڈی گڑھ سے شائع ہونے والے روزانہ انگریزی اخبار ٹریبیون مجریہ ۱۶/۱۰/۷۹ میں شائع ہوئے یہ ہیں:-

"Joint theory of weak electromagnetic reactions of elementary particles including particularly the prediction of the weak neutral current."

ڈاکٹر عبدالسلام صاحب جو ایک مخلص احمدی خاندان کے چشم و چراغ ہیں، ۲۹ جنوری ۱۹۲۶ء کو ضلع جھنگ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم چوہدری محمد حسین صاحب بی۔اے مرحوم محکمہ تعلیم میں افسر تھے۔ ڈاکٹر صاحب کے نانا جان حضرت حافظ نبی بخش صاحب ساکن فضل اللہ چک، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ جماعتِ احمدیہ کے قیام سے پہلے ہی آپؑ کے پاس ان کی آمد و رفت تھی۔ سیرت المہدی میں اُن کی بہت سی روایات بھی موجود ہیں۔

ڈاکٹر صاحب کے ایک ماموں حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحب مغربی افریقہ کے دُوسرے مبلغ تھے جنہوں نے کم و بیش بیس سال تک دو دفعہ میدانِ تبلیغ میں جا کر اشاعتِ اسلام کی خدمت بجالانے کی توفیق پائی۔ اسی طرح آپ کے دُوسرے ماموں مکرم ملک حبیب الرحمٰن صاحب ریٹائرڈ ڈویژنل ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز کچھ عرصہ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے ہیڈ ماسٹر بھی رہے۔ اور اب ربوہ کے ایک محلہ کے صدر ہیں۔

ڈاکٹر صاحب کی بیگم صاحبہ لجنہ اماء اللہ انگلستان کی صدر ہیں۔ غرض کہ ایک پکے اور مخلص احمدی خاندان کے فرد ہونے کا ڈاکٹر صاحب کو شرف حاصل ہے۔ اور خود بھی بفضلہ تعالیٰ صوم و صلوٰۃ کے نہایت درجہ پابند۔ دُعاگو اور نیک و صالح مثالی احمدی مسلمان ہیں ——— ابتدائی تعلیم آپ کی جھنگ میں ہوئی۔ پھر گورنمنٹ کالج لاہور میں زیرِ تعلیم رہے۔ اور پنجاب یونیورسٹی سے ریاضی میں ایم۔اے کیا اور اسی کالج میں کچھ عرصہ پروفیسر بھی رہے۔ پھر انگلستان تشریف لے گئے۔ کیمبرج یونیورسٹی لندن سے ۱۹۵۱ء میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ اور ۱۹۵۷ء سے امپریل کالج لندن میں تھیوریٹیکل فزکس کے پروفیسر کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔ نیز آپ سائنس اور ٹیکنالوجی سے متعلق اقوامِ متحدہ کی مشاورتی کمیٹی کے چیئرمین رہ چکے ہیں۔ ۱۹۶۴ء میں آپ نے اقوامِ متحدہ کے تعاون سے اٹلی میں انٹرنیشنل سنٹر فار تھیوریٹیکل فزکس (INTERNATIONAL CENTRE FOR THEORETICAL PHYSICS) کی بنیاد رکھی۔ اور آپ خود اس ادارہ کے ڈائریکٹر بھی ہیں۔

ڈاکٹر صاحب موصوف قریباً رُبع صدی سے مسلمانوں میں ممتاز ترین سائنسدان ہیں۔ نہرو حکومت نے آپ کو غالباً ۱۹۵۶ء میں ہندوستان بلوا کر بہت ساری یونیورسٹیوں میں آپ کے لیکچر کروائے۔ اسی طرح ۱۹۷۷ء میں آپ سائنسدانوں کے ایک اجتماع میں شرکت کے لئے دِلّی تشریف لائے۔ ہر دو مواقع پر قادیان کے مقاماتِ مقدسہ کی زیارت اور خصوصی دُعاؤں کی توفیق پائی۔

نظریاتی طبیعات میں آپ کی قابلِ قدر مساعی کافی عرصہ سے ”نوبل پرائز“ کی حقدار تھیں۔ حتیٰ کہ آپ سے پہلے جن ایک دو افراد نے نوبل پرائز حاصل کیا انہوں نے اپنے مقالہ میں یہ ذکر کیا تھا کہ ڈاکٹر صاحب موصوف سے ہی انہوں نے استفادہ کیا ہے ——— گزشتہ سالوں میں امریکہ اور اٹلی میں آپ کی سائنسی تحقیقات اور قابلِ قدر مساعی کا بارہا اعتراف کیا گیا ہے۔ اور مختلف اعزازات سے نوازا گیا۔ چنانچہ ”ایٹم برائے امن“ کے علاوہ کئی بین الاقوامی اعزازات آپ نے حاصل کئے۔ گزشتہ سال ہی امریکہ میں آپ کو ”جان ٹوریڈن سٹیٹ میڈل“ کا اعزاز امریکن انسٹی ٹیوٹ آف فزکس کی طرف سے عطا کیا گیا۔ اور اب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی دُعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ”نوبل پرائز“ کا اعزاز آپ کو عطا فرمایا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

بین الاقوامی شہرت کے حامل اس احمدی سائنسدان کو نظریاتی طبیعات میں ۱۹۷۹ء کا نوبل پرائز دیئے جانے پر دُنیا بھر کے ریڈیو۔ ٹیلی ویژن اور اخبارات نے، خاص طور پر بی بی سی لندن نے خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب کے انٹرویو بھی نشر کئے۔ انٹرویو سے قبل بی بی سی کے نمائندے نے جن الفاظ میں آپ کے اخلاق و کردار کا نقشہ کھینچا ہے وہ ایک مثالی احمدی مسلمان کی انفرادی شان ہے۔ نمائندے نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب:-

”اس رتبہ پر پہنچنے اور عالمی شہرت حاصل کر لینے کے بعد بھی وہ انتہائی منکسر المزاج شخص ہیں۔ ان پر مذہب کا رنگ اس حد تک غالب ہے کہ وہ سائنس کے بعض نظریات کو اسلامی طرزِ فکر سے منسلک کرتے ہیں۔ ایک سائنس دان کی حیثیت سے ان کا غور و فکر انفرادیت رکھتا ہے اور کوئی لمحہ ایسا نہیں ہوتا جب وہ کسی گہری سوچ میں ڈوبے ہوئے نہ ہوں۔“

ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے اپنی اس علمی تحقیق کے متعلق اپنے اس انٹرویو میں جسے بی بی سی سے نشر کیا گیا، فرمایا کہ:-

یہ نیا نظریہ کہ قُدرت کی کُل چار قوتیں ہیں اور ساری کائنات ان چار قوتوں کا مشاہدہ کر رہی ہے ۱۹۳۵ء کے قریب سامنے آیا۔ لیکن چار قوتیں ایک مسلمان کے لئے جس کا وحدانیت میں ہمیشہ سے یقین ہو کچھ عجیب سا محسوس ہوتا ہے۔ ہم ہمیشہ اس جستجو میں رہتے ہیں کہ یہ چار نہیں بلکہ ایک ہی قوت کا کرشمہ ہوں گے۔ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا، ہم فزکس کی تاریخ میں دیکھ چکے ہیں کہ جو چیزیں مختلف سمجھی جاتی تھیں بعد میں ان کا اتحاد کروایا گیا۔ چنانچہ آج سے ۳۰۰ سال قبل نیوٹن نے اس سلسلہ میں اپنا خیال پیش کیا۔ پھر اس کے دو سو سال بعد اور سائنسدانوں نے اس سلسلہ میں کام کیا اور بجلی اور مقناطیسی قوتوں کو جو علیحدہ سمجھی جاتی تھیں ان کو متحد کر دیا۔

اپنی اس حالیہ تحقیق کے سلسلہ میں ڈاکٹر صاحب موصوف نے فرمایا ۱۹۵۹ء میں ہم اس نتیجہ پر پہنچے کہ الکٹرک فورس اور ویک نیوکلیر فورس دونوں اصل میں ایک چیز ہیں۔ پھر ۱۹۶۷ء میں اس کو آخری شکل دی گئی۔ اور ۱۹۷۳ء میں پہلی بار یہ تھیوری درست ثابت ہوئی۔ اور گزشتہ سال یعنی ۱۹۷۸ء میں ایک دُوسری Prediction جو خاصی اہم تھی وہ ثابت ہوئی۔

آپ نے فرمایا ۱۹۸۸ء میں انشاء اللہ وہ آخری تجربات ہوں گے جس سے خدا تعالیٰ نے چاہا تو یہ تھیوری Stablish ہو جائے گی۔ آخر میں آپ نے فرمایا، اس طرح یہ چار قوتیں تین بن جائیں گی پھر سوال آئے گا کہ تین دو ہو جائیں۔ پھر سوال آئے گا کہ دو ایک ہو جائے۔ اور پھر یہ ثابت ہو جائے کہ کائنات کا یہ نظام دراصل ایک ہی قوت کا کرشمہ ہے ——— !!

ڈاکٹر صاحب موصوف ہمیشہ ہی ملنے والے انعامات، شکرانے کے طور پر مذہبی، تعلیمی اداروں اور اپنے وطن ضلع جھنگ کی ترقی اور غرباء کی امداد پر صرف کرتے ہیں۔ ربوہ میں ایک سائنس روم آپ نے اپنے خرچ پر تعمیر کروایا۔ اسی طرح قادیان میں بھی آپ ہی کے اخراجات پر ایک سائنس روم زیرِ تعمیر ہے۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

خطبہ جمعہ

خدا تعالیٰ کی قوتِ مغفرت اور اس کی صفتِ غفور اس بات کی ضامن ہے کہ انسان جنت میں جائے اور پھر باہر نہ نکلے

اگر خدا تعالیٰ کا فضل شاملِ حال نہ ہو تو انسان اپنے محدود اعمال کے نتیجہ میں اس کی ابدی جنت کا وارث نہیں بن سکتا

اپنے ربِّ کریم کا دامن مضبوطی سے پکڑو، اس سے وفا کا تعلق پیدا کرو اور اس پر کامل توکل رکھو!

خدا تعالیٰ کے غضب کی آگ سے بچنے سے متعلق قرآنی تعلیم کی لطیف اور پُر معارف تشریح

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۷ر ماہ ظہور ۱۳۵۸ ہش ۱۷ر اگست ۱۹۷۹ء بمقام مسجد اقصیٰ۔ ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے تسمیہ سمیت سورۃ آل عمران کی آیات ۱۳۲ تا ۱۴۰ تلاوت فرمائیں:۔

وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْٓ اُعِدَّتْ لِلْکٰفِرِیْنَ ۝ وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ وَسَارِعُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَۃٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَجَنَّۃٍ عَرْضُھَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ ذَکَرُوا اللّٰہَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِھِمْ ۪ وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰہُ ۪ۙ وَلَمْ یُصِرُّوْا عَلٰی مَا فَعَلُوْا وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ ۝ اُولٰٓئِکَ جَزَآؤُھُمْ مَّغْفِرَۃٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا ؕ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ۝ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِکُمْ سُنَنٌ ۙ فَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الْمُکَذِّبِیْنَ ۝ ھٰذَا بَیَانٌ لِّلنَّاسِ وَھُدًی وَّمَوْعِظَۃٌ لِّلْمُتَّقِیْنَ ۝ وَلَا تَھِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝

اس کے بعد فرمایا:۔

آل عمران کی ان آیات کا ترجمہ یہ ہے:۔

اور اس آگ سے ڈرو (نارِ جہنم سے) جو منکروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ اور اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے اور اپنے رب کی طرف سے نازل ہونے والی بخشش کی طرف اور اس جنت کی طرف جس کی قیمت آسمان اور زمین ہیں۔ اور جو متقیوں کے لئے تیار کی گئی ہے بڑھو۔ وہ متقی جو خوشحالی میں بھی اور تنگ دستی میں بھی خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور غصہ دبانے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں، اور اللہ محسنوں سے محبت کرتا ہے۔ ہاں ان لوگوں کے لئے جو کسی بُرا کام کرنے کی صورت میں یا اپنی جانوں پر ظلم کرنے کی صورت میں اللہ کو یاد کرتے ہیں اور اپنے قصوروں کی معافی چاہتے ہیں۔ اور اللہ کے سوا کون قصور معاف کر سکتا ہے۔ اور جو کچھ انہوں نے کیا ہوتا ہے اس پر دیدہ دانستہ ضد نہیں کرتے۔ یہ لوگ ایسے ہیں کہ ان کی جزا ان کے رب کی طرف سے نازل ہونے والی مغفرت اور ایسے باغات ہوں گے۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ اور وہ ان میں بستے چلے جائیں گے اور کام کرنے والوں کا یہ بدلہ کیا ہی اچھا ہے۔ تم سے پہلے کئی دستور العمل گزر چکے ہیں جن کے نتائج دیکھنے ہوں تو زمین میں پھرو اور دیکھو کہ ان قوانین کو جھٹلانے والوں کا کیسا بُرا انجام ہوا۔ ھٰذَا بَیَانٌ یہ قرآن کریم جو ہے یہ ذکر لوگوں کے لئے بہت وضاحت کرنے والا ہے اور متقیوں کے لئے ہدایت اور نصیحت ہے اور تم کمزوری نہ دکھاؤ اور نہ غم کرو اور اگر تم مومن ہو تو تم ہی بالا رہو گے

آج ماہِ رمضان کی تیئسویں تاریخ ہے اور اگر ۲۹ کا یہ مہینہ ہوا تو آج کا جمعہ

ماہِ رمضان کا آخری جمعہ

ہے اور اگر تیس روزوں کا یہ مہینہ ہوا تو آئندہ آنے والا جمعہ ماہِ رمضان کا آخری جمعہ ہوگا۔

بعض لوگوں نے ماہِ رمضان کے آخری جمعہ کے ساتھ بہت سی بدعات کو بھی چمٹا دیا ہے۔ مہدیٔ معہود علیہ السلام کا ایک منصب، آپ کی ایک ذمہ داری یہ ہے کہ تمام بدعات کو اسلام میں سے، مسلمانوں کی زندگی میں سے نکال باہر کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک روایت ہے کہ جب مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں بڑی کثرت سے سب خطۂ ارض میں بسنے والے

مسلمانوں کی زندگی میں بدعات

شامل ہو جائیں گی اور مہدی ان بدعات سے اسلام کو پاک کر کے جب اسلام کا خالص اور منور چہرہ دنیا کے سامنے پیش کرے گا۔ تو دنیا کہے گی کہ اس نے اپنا کوئی نیا دین بنا لیا ہے، یہ وہ اسلام تو نہیں جو ہم سمجھتے ہیں۔ اس کثرت سے غلط باتیں عقائد میں شامل ہو جائیں گی۔ مثلاً مصر میں ایک وقت میں دریائے نیل کی پرستش کی جاتی تھی اسلام پھیلنے سے قبل۔ اور افریقہ میں جہاں عثمان فودیؒ پیدا ہوئے وہاں مسلمانوں نے اپنے علاقہ کے دریا کی پرستش شروع کر دی اور اس طرح جاہلیت کے زمانہ کی نقل کر کے بدعت میں پھنس گئے۔ انہوں نے ایک کتاب لکھی ہے۔ سنت اور بدعت میں تفریق کرنے کے لئے۔ اور انہوں نے اعلان کیا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اس لئے کھڑا کیا ہے کہ اسلام میں جو بدعات شامل ہو چکی ہیں میں اسلام سے ان کو نکال کے باہر پھینک دوں۔ ان کی بھی مخالفت ہوئی۔ ہر زمانہ میں جب خدا تعالیٰ کا کوئی نیک بندہ

اسلام کی خدمت کے لئے

کھڑا ہوتا ہے۔ اس کی مخالفت ہوا کرتی ہے۔ یہی دستور چلا آیا ہے۔ لیکن آخر کار اللہ تعالیٰ انسان کو سمجھ عطا کرتا اور نور اور ہدایت کی طرف انہیں لے آتا ہے اور خالص اسلام کی جو برکات ہیں ان سے وہ استفادہ کرنے لگتے ہیں۔

ہمارے لئے ہر دن ہی مبارک ہے خدا نے اسے ہماری خدمت کے لئے پیدا کیا ہے۔ جب خدا تعالیٰ نے یہ کہا کہ دنیا جہان کی ہر چیز میں نے تمہارے لئے بنا دی تو اس میں آسمانوں اور زمین سے تعلق رکھنے والا زمانہ بھی ہے۔ پس زمانہ کا ہر ٹکڑا یعنی ہر دن ہماری خدمت پر لگا ہوا ہے اور اس سے پوری خدمت لینی چاہیے ہر دن کے لئے خدا تعالیٰ نے ہدایتیں دی ہیں۔ مثلاً یہ ہدایت کہ ایک دن میں پانچ نمازیں باجماعت ادا کرو سوائے معقول عذر کے۔ دوسری ہدایتیں ہیں، لوگوں کے حقوق ادا کرنے ہیں، اخوت کو قائم کرنا ہے، کسی کو بھوکا نہیں رہنے

دیا، کسی کی تکلیف کو نظر انداز نہیں کرنا وغیرہ وغیرہ۔ ہر دن کے ساتھ مستقل ہدایتیں، ہر دن کے ساتھ غیر مستقل عارضی ہدایتیں لگائی گئی ہیں۔ ہر دن جو چڑھا بڑی برکتیں لے کر آیا۔ اسلام پر ہر سورج جو چڑھا وہ برکتیں لے کر نمودار ہوا۔ نحوستیں تو انسان خود سمیٹ لیتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے تو برکتیں ہی برکتیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ انسان کو دی تھیں۔ رمضان میں بہت سی عبادتیں اکٹھی کی گئیں۔ اس میں

ایک سے زائد برکتیں

ہیں۔ رمضان کے ساتھ کثرت سے تلاوت قرآن کا تعلق ہے۔ رمضان میں زیادہ دعاؤں کی طرف توجہ کرنے کی ہدایت دی گئی ہے کچھ اور برکتیں شامل ہو گئیں۔ پھر ہر جمعہ، جمعہ کی برکتیں لے کے آتا ہے۔ رمضان کا ہر جمعہ رمضان کی برکتیں اور جمعے کی برکتیں، ہر دو برکتوں والا جمعہ ہوتا ہے۔ آخری عشرہ میں جب خدا کا بندہ خدا تعالیٰ کے دستِ قدرت کا نشان مانگتا اور لیلۃ القدر کی خواہش رکھتا ہے، اس کے اثرات اپنی زندگی میں دیکھنا چاہتا ہے اس میں بھی برکتیں ہیں۔ لیکن یہ تصور تو کسی احمدی کے دماغ میں نہیں۔ (اور اگر کسی نئے آنے والے کے دماغ میں ہو تو وہ نکال دے) کہ کوئی ایسا دن بھی ہے کہ انسان دیدہ دانستہ جان بوجھ کر سارا سال نمازیں چھوڑ رہے، مالِ حرام کھائے، لوگوں کو دکھ دے، لوٹ مار کرے، حقوق تلف کرے، حقوق غصب کرے، اور اس امید پر رہے کہ آخری جمعہ رمضان کا آئے گا اُس دن ہر گناہ کی میں معافی مانگوں گا اور مجھے معافی مل جائے گی۔ جو شخص دیدہ دانستہ اس طرح کرتا ہے اس کو تو ترساں رہنا چاہیئے اور اس بات سے خوش نہ ہونا چاہیئے کہ اللہ مالک ہے چاہے تو معاف کر دے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں جو تعلیم دی ہے وہ یہ ہے کہ میرے پیار کو حاصل کرنا ہے تو میرے بتائے ہوئے طریق اور میرے بتائے ہوئے

صراطِ مستقیم پر چلو

میری اطاعت کرو، میرے رسولؐ کی اتباع کرو، اس کے اُسوہ کو اپناؤ، اس کے نقشِ قدم پر چلو، اس سے محبت رکھو، اس اتباع اور محبت کے نتیجہ میں مجھ سے تم محبت کا اظہار کرو گے اور میں تم سے محبت کروں گا۔

قرآن کریم نے متعدد جگہ مختلف طریق پر ہمیں خدا تعالیٰ کے غضب کی آگ سے بچنے کی تعلیم دی۔ اور اس کی راہیں جو بیان کی ہیں۔ اُن آیات میں سے میں نے بعض کا انتخاب کیا ہے۔ جو میں نے ابھی پڑھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ۔ اس آیت میں اوّل ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ کافروں کے لئے خدا تعالیٰ کے قہر کی آگ بھڑکائی گئی۔ وہ کافر اور منکر جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت نہیں کرتے، وہ مخالف ہیں خدا کے دین کے، جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کی اتباع نہیں کرتے۔ آپؐ سے پیار کا تعلق نہیں رکھتے۔ ان کافروں کے لئے ایک آگ تیار کی گئی ہے۔ اور حکم دیا گیا ہے کہ اس آگ سے اپنا بچاؤ کرو (وَاتَّقُوْا) یہ بچاؤ تقویٰ کے ذریعہ سے کرو۔ اور دوسرے یہ کہ خدا کے قہر کی آگ سے بچنے کے سامان خدا کی پناہ میں آکر پیدا کرو۔ تیسرے یہ کہ اس کی راہ کیا ہے؟ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو، اس کے سب احکام کو ہمہ وقت بجالانے کے لئے ہر دم تیار رہو۔ یعنی یہ نہیں کہ جس طرح جاہلیت کے زمانہ میں "نسئی" کے طریق پر حرمت والے مہینوں کو آگے پیچھے کر دیتے تھے۔ تو ہماری زندگی کا ہر لمحہ خدا تعالیٰ کے لئے وقف ہونا چاہیئے اس معنی میں کہ اس کی جو بے شمار دنیوی نعمتیں ہمارے اوپر نازل ہوئی ہیں۔ ہم ان کو جائز طریقے سے حاصل کرنے کی کوشش کریں اور جائز طریقے پر ان کو خرچ کرنے والے ہوں تو اس

آگ سے بچنے کا ایک ذریعہ

یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو، اس کے سب احکام ہر دم بجالانے کے لئے تیار رہو اور مجاہدہ اپنے نفس کے ساتھ کرو۔

چوتھے یہ کہ (اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ) کہ اللہ کے رسول کی اطاعت کرو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ (یونس آیت ۱۶) میں اس وحی کی اتباع کرتا ہوں جو میرے پر خدا تعالیٰ نے نازل کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو۔ اس معنی میں کہ تم بھی اس وحی کی اتباع کرو جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی۔ دوسرے قرآن کریم نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سارے انسانوں کے لئے، رہتی دنیا تک کے لئے اُسوہ بنا کر ہمارے سامنے رکھا۔ یعنی ہمیں آپؐ کے نقشِ قدم پر چلنا اور آپؐ کے اُسوہ کے مطابق زندگی گذارنا خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے پیار کو حاصل کرنا ہے۔

پانچویں بات یہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرنگ بننے کی کوشش کرو۔ اور فرمایا کہ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ تم سے رحم کا سلوک کرے گا۔ اور اس کی محبت اور اس کے پیار کے تم وارث ہو گے۔

چھٹے یہ کہ اللہ تعالیٰ جو رحم اور پیار کا سلوک کرے گا۔ اس کی دو صورتیں یا دو شکلیں ان آیات میں بتائی گئی ہیں۔ آگے یہ ذکر ہے "وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ" اس آیت میں اللہ تعالیٰ کے رحم کی دو شکلیں بیان ہوتی ہیں۔ ایک اس کی مغفرت۔ جب وہ اپنی مغفرت سے ڈھانپ لے تو انسان اُس آگ سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ جس سے یہاں ڈرایا گیا، جس سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے۔ اور یہ مغفرت

ربّ کی طرف سے نازل ہونے والی بخشش

ہے جس کے بغیر انسانی اعمال بے اثر ہیں اور نارِ جہنم سے بچنا ناممکن ہے۔ اور ساتویں یہ کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ایک ایسی جنّت کی شکل میں انسان کے سامنے رکھی گئی ہے جس کی قیمت آسمانوں اور زمین کے برابر ہے، عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ۔ اس کی وضاحت کی ضرورت ہے۔ ہر آدمی یہ بات آسانی سے سمجھ نہیں سکتا۔ چنانچہ سورہ لقمان میں فرمایا کہ:-

اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً (آیت: ۲۱)

اور سورہ جاثیہ میں فرمایا:-

وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ۔ (آیت: ۱۴)

اس سے ہمیں پتہ لگتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی رحمت اس شکل میں بھی آتی ہے (میں یہ ترتیب ذرا بدل دوں گا آپ کو سمجھانے کے لئے) کہ ایسی جنّت ملتی ہے جس کی قیمت آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔ یعنی آسمانوں اور زمین میں ہر شے جو ہے تم اس کی جو بھی قیمت لگاؤ وہ خدا تعالیٰ کی موعودہ جنّت کی قیمت ہے اور وہ اس طرح پر کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی طلب میں انسان

اسلام کی ہدایت کی روشنی میں

اپنی سب طاقتوں اور استعدادوں کو بروئے کار لاتا ہے۔ حکم یہ ہے انسان کو کہ جو تمہیں میں نے طاقتیں، قوتیں، صلاحیتیں اور استعدادیں دی ہیں وہ ساری میرے حضور پیش کر دو۔ میرے حکم کے مطابق، میری بتائی ہوئی تعلیم کے مطابق، میری رضا کے حصول کے لئے، میرے پیار کو پانے کے لئے تم ان کو خرچ کرو۔ تو "آسمانوں اور زمین کی ہر شے" کے فقرہ میں نوع انسان کی وہ طاقتیں بھی شامل ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا کیں۔ اور یہ استعدادیں، یہ طاقتیں اتنی عظیم ہیں کہ دنیا کی کوئی چیز ایسی نہیں ہے، نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں، کہ جن سے انسان خدمت نہ لے رہا ہو۔ یا خدمت نہ لے سکتا ہو۔ اور بعض جگہ بعض چیزیں پوشیدہ ہیں۔ ابھی تک ہمارے علم میں نہیں۔ انسان کو یہ طاقت دی کہ دنیا کی ہر شے سے خدمت لے سکتا ہے، اپنی بھلائی اور خوشحالی کے سامان پیدا کر سکتا ہے، اس دنیا کی خوشحالی کے بھی اور مرنے کے بعد کی زندگی، اخروی زندگی کی خوشحالی کے بھی۔ کیونکہ فرمایا کہ جو اس دنیا میں اندھا ہوگا وہ اخروی زندگی میں بھی اندھا ہوگا۔ تو وہاں دیکھنے کی آنکھ یہاں حاصل کرنی پڑتی ہے۔ ان سامانوں کو استعمال کر کے، قوتوں اور استعدادوں کی صحیح اور کامل نشوونما

کرکے وہاں کے سامانوں سے استفادہ کرنے اور لذت حاصل کرنے کی طاقتیں اور اہلیتیں حاصل کرنے پڑتے ہیں پس اللہ تعالیٰ کی رضا کی طلب میں انسان اپنی سب طاقتوں اور استعدادوں کو بروئے کار لاتا اور

آسمانوں اور زمین کی ہر شئے

سے خدمت لیتا اور اسے خرچ کرتا ہے۔ انسان جب اپنی ساری کی ساری طاقتوں اور آسمانوں اور زمین کی ہر شئے خرچ کرکے جنّت کا سودا کرتا ہے تو جنّت کی یہی قیمت ہوئی۔ یہ مراد ہے

"عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ" سے

آٹھویں یہ کہ اس جنّت کی اتنی بڑی قیمت ہے کہ تمہیں خدا تعالیٰ نے بہت طاقتیں دیں اور زمین و آسمان کو تمہاری خدمت پر بھی لگا دیا اور تمہیں یہ طاقت دی کہ تم ان سے خدمت لے سکو اور یہ جنّت جس کی اتنی بڑی قیمت ہے تقویٰ کی راہوں پر عمل کرنے والوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

نویں خلاصہ یہ کہ جس جنّت کے حصول پر تمہاری ساری ہی قوتیں تمہاری ساری ہی استعدادیں تمہاری صلاحیتیں ایک طرف اور آسمانوں اور زمین سے تعلق رکھنے والی ہر شئے اور ظاہری و باطنی اور آسمانی و زمینی ہر نعمت باری دوسری طرف خرچ ہوتی ہے اس عظیم جنّت کے پانے کے لئے آگے بڑھو (سَارِعُوْا) اور یہ ہے وہ عظیم جنّت جو متقیوں کے لئے تیار کی گئی ہے اور جسے متقی مغفرتِ باری کے حصول کے بعد حاصل کریں گے اور پھر متقیوں کے کچھ بنیادی صفات بیان کئے گئے ہیں۔

دسویں ان کی ایک صفت یہ ہے کہ وہ فراخی اور خوشحالی کی حالت میں

خدا کی راہ میں

خرچ کرتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ مال دیتا ہے تو یہ منعم علیہ جنات کا علیحدہ رہنے والوں کا، عوام سے بے تعلقی اختیار کرنے والوں کا، ان کے مسائل سے بے توجہی برتنے والوں کا گروہ نہیں بن جاتے بلکہ جس وقت فراخی ہوتی ہے اور خوشحالی ان کے نصیب میں ہوتی ہے تو وہ تکبر کی راہوں کو اختیار نہیں کرتے بلکہ تکبر سے بچتے اور مستحقین سے غفلت نہیں برتتے بلکہ جو حق دار ہیں جو مستحق ہیں، جن کے حقوق اللہ تعالیٰ نے قائم کئے ہیں، جن سے اخوت کا رشتہ باندھا گیا ہے ان کے تمام حقوق اللہ تعالیٰ کی منشاء اور رضا کے مطابق وہ ادا کرنے والے ہیں۔

گیارھویں فرمایا کہ ہمیشہ فراخی اور خوشحالی کی حالت پر انسان کے لئے تو نہیں رہتی۔ تنگی بھی ہے تکلیفوں کا زمانہ بھی ہے۔ قحط کے آثار بھی ظاہر ہو جاتے ہیں اور قحط کے آثار میں بھی طبقات۔ طبقات میں فرق پڑ جاتا ہے غریب کے لئے زیادہ مشکلیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ امیر کے لئے نسبتاً کم مشکلیں تو فرمایا کہ وہ تکلیفوں اور تنگی کی حالت میں اور قحط کے دنوں میں سخاوت سے تنگ دل نہیں ہو جاتے وہ اپنے مقدور کے مطابق سخاوت کرتے چلے جاتے ہیں اور مخلوقِ خدا کی خدمت کے ذریعہ وہ اپنے پیدا کرنے والے رب کے پیار میں حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور جس موعودہ جنّت کا یہاں ذکر ہے اس کے حق دار بننے کے لئے وہ ایک جہاد یہاں کر رہے ہوتے ہیں۔

بارھویں یہاں یہ بات بتائی کہ یہ متقی وہ ہیں جو غصہ پی جاتے ہیں۔ غصہ ایک جذباتی کیفیت ہے، غصہ انسان کو پاگل کر دیتا ہے، غصہ اور عقلِ سلیم ایک جا اکٹھے نہیں ہو سکتے غصہ کرنے والے ہمیشہ بیوقوفی کی باتیں کرتے اور احمقانہ اعمال بجا لاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا مومن غصہ نہیں کرتا۔

متقی غصہ پی جاتا ہے

اس کے سب کام خدا کی رضا اور اس کی مخلوق کی بہبود کے لئے ہوتے ہیں۔ وہ غصہ میں آکر لوگوں پر ظلم کرنے کے لئے تیار نہیں ہو جاتے۔

پھر **تیرھویں** یہ بتایا کہ متقی وہ ہیں جو بیہودہ گو اور ظالم طبع لوگوں کے حملے کو معاف کر دیتے ہیں بیہودگی کا بیہودگی سے جواب نہیں دیتے۔ بڑا وقار ہے متقی میں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ یہ بات یاد رکھو کہ۔

"قرآنی تعلیم یہ نہیں کہ خواہ نخواہ اور ہر جگہ شر کا مقابلہ نہ کیا جائے اور شریروں اور ظالموں کو سزا نہ دی جائے بلکہ یہ تعلیم ہے کہ دیکھنا چاہیئے کہ وہ محل اور موقع گناہ بخشنے کا ہے یا سزا دینے کا۔ پس مجرم کے حق میں نیز عامۂ خلائق کے حق میں جو کچھ فی الواقع بہتر ہو وہی صورت اختیار کی جائے"

(اسلامی اصولوں کی فلاسفی صفحہ ۔ وصفحہ ۔)

چودھویں بات ان آیات میں (اگلی آیت شروع ہو گئی ہے) یہ بتائی کہ ان متقیوں کے لئے یہ جنتیں بنائی گئی ہیں کہ جب وہ کسی بشری کمزوری کے نتیجہ میں بے حیائی کا کام کر بیٹھیں یا اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھیں اور پھر اللہ تعالیٰ کو یاد کریں یعنی غلطی بشری کمزوری ہے ہو ہی جاتی ہے لیکن اس کمزوری پر اصرار نہ کریں بلکہ جب گناہ سرزد ہو تو وہ فوراً توبہ کریں۔ اگر بے حیائی کا یا فحشاء کا کوئی فعل ان سے سرزد ہو جائے جیسے ماہ رمضان میں کوچہ بازار میں لڑ پڑیں کسی سے، یا اپنے نفسوں کے حقوق کی ادائیگی میں غفلت برتیں یا دوسروں کے حقوق تلف کر کے اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اسی وقت توبہ کریں اور خدا سے کہیں کہ اے خدا میں نے غلطی کی۔ میں کمزور انسان ہوں تو مالک ہے مجھے سزا بھی دے سکتا ہے لیکن تو

بڑا پیار کرنے والا ہے

اور معاف کرنے والا بھی ہے، میری استدعا ہے کہ تو میرے گناہوں کو معاف کر دے جو میری غلطی اور گناہ ہے اس کے بد اثرات سے اپنے قہر کے جہنم سے، عذاب سے مجھے بچا لے مغفرت کی چادر کے اندر مجھے ڈھانک لے۔

اور پھر **پندرھویں** بتایا کہ بے حیائی کا کام کرنے اور جانوں پر ظلم کرنے کے بعد اپنے گناہوں پر اصرار نہیں کرتے۔ جو حالت اصرار کی ہے وہ زمانہ سے تعلق رکھتی ہے۔ ایک گناہ کرنا پھر اسی کو دوبارہ کرنا اور پھر دلیر ہو جاتا اگر کوئی توجہ بھی دلائے تو اس کے سامنے اکڑ جانا کہ تو بڑا متقی بنا ہوا ہے مجھے سمجھاتا ہے۔ سمجھانے والوں کو بھی چاہیئے کہ علیحدگی میں سمجھائیں جہاں شیطان کے وار کی کوئی گنجائش نہ رہے پس اس میں یہ بتایا کہ متقی وہ ہیں جو اپنے گناہوں پر اصرار نہیں کرتے۔ بے حیائی ہو جاتی ہے بشری کمزوری ہے۔ اپنی جانوں پر ظلم ہو جاتا ہے کمزور ہے انسان۔ لیکن فوراً سنبھلتا ہے۔ فوراً سنبھلتا ہے اپنی طاقت کی طرف رجوع نہیں کرتا اپنے پیدا کرنے والے رب کی طرف رجوع کرتا ہے اور خدا کو کہتا ہے کہ اے خدا تو بخش سکتا ہے، تو مجھے بخشش دے تو مغفرت کی چادر کے نیچے مجھے ڈھانپ سکتا ہے تو مجھے ڈھانپ لے تجھی میں یہ طاقت ہے مجھ میں نہیں کہ میرے

گناہ کے بد اثرات

جو ہیں ان سے میں محفوظ رہ سکوں۔ اے خدا! تو مجھے میری بداعمالیوں۔ میرے گناہوں کے بد اثرات سے محفوظ رکھ۔ تو ان کا ہوا نہیں بخش دیگا۔

لیکن یہ بات یاد رکھنا چاہیئے بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ خدا چونکہ بخش دیگا اس واسطے جو مرضی کرتے جاؤ۔ خدا مالک ہے وہ بخشتا بھی ہے مالک کی حیثیت سے اور مالک کی حیثیت سے وہ سزا بھی دیتا ہے۔ خدا مالک ہے چاہے سزا دے چاہے گناہ بخش دے اس واسطے انسان کو گناہ پر دلیر نہیں ہونا چاہیئے۔ لیکن انسان سے انسانی کمزوری، بشری کمزوری کے نتیجہ میں چھوٹی بڑی غفلتیں۔ گناہ کوتاہیاں اور قصور ہو جاتے ہیں۔ انسان انسان میں فرق ہے۔ اسی وقت انسان کو چاہیئے کہ وہ اپنے رب کی طرف رجوع کرے اور اسی سے معافی مانگے اور بخشش طلب کرے اور اس کے پیار کو حاصل کرلے اس کے دامن کو پکڑ لے اور کہے کہ ہاتھ تو گندے ہیں لیکن میرے خدا پر تیرے دامن کی پاکیزگی کو میرے گندے ہاتھ ناپاک نہیں کر سکتے تیری پاکیزگی میرے ہاتھوں کو پاکیزہ بنا سکتی ہے۔ مجھے پاک بنا دے۔

سولھویں یہ بتایا کہ یہ متقی وہ لوگ ہیں جو اپنا سب کچھ خدا کے حضور میں پیش کرنے والے ہیں اپنی تمام طاقتوں کو خدا کے لئے پرورش کرنے والے اور خرچ کرنے والے ہیں اور زمین و آسمان کی نعمتوں کو پھر اس کے حضور پیش کرنے والے ہیں اور اس کی تعلیم کے مطابق اور

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کے مطابق

اپنی زندگی گزارنے والے ہیں ان متقیوں کی جزا ان کے رب کی طرف سے نازل ہونے والی مغفرت ہے۔ اور چار باتیں یہاں بیان ہوئی ہیں۔

(ا) ان کے رب کی طرف سے نازل ہونے والی مغفرت ایسے متقیوں کی جزا ہے۔ مغفرت کے معنی ہیں گناہ کو ڈھانپ لینا، گناہ کو معاف کر دینا گناہ کی اصلاح کر دینا آئندہ کے لئے گناہ کے دروازے کو بند کر دینا اور عذاب سے محفوظ کر لینا، حفاظت کرنا۔

عذاب جو ہے، عقلاً زمانہ کے لحاظ سے عذاب کے دو زمانے ہیں۔ انسانی زندگی میں عذاب کے دو زمانے ہیں ایک جنت میں جانے سے پہلے کا زمانہ (عقلاً میں نے کہا ہے) اور ایک جنت میں جانے کے بعد کا زمانہ ابھی میں اس کو کھول کے بیان کر دوں گا آپ کے سامنے۔ جنت میں جانے سے قبل کا زمانہ تو صاف ہے۔ مثلاً جہنم جو ہے حدیث میں آتا ہے کہ وہ ایک اصلاحی ادارہ ہے اور اس میں قہر کے سخت جلوے ہیں اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔ ایک سیکنڈ کا بھی خدا تعالیٰ کے قہر کا عذاب انسان سو تو بھی نہیں سکتا کہ وہ برداشت کرے لیکن جن کو بھیجا جائے گا جہنم میں ان کو ہمیشہ کے لئے نہیں بھیجا جائے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک وقت جہنم پر ایسا آئے گا کہ اس کے دروازے کھلے ہوں گے تمثیلی زبان میں ہی سمجھانے کے لئے بات کی گئی کہ وہاں پہرہ دار ہیں۔ دروازے میں قفل لگے ہوئے ہیں کہ کوئی باہر نہ چلا جائے لیکن ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ دروازے کھلے ہوں گے اور ہوا سے دروازے ہل رہے ہوں گے کیونکہ اندر کوئی ہوگا ہی نہیں سب نکل چکے ہوں گے جنت میں چلے جائیں گے اپنی سزا بھگت کے اپنی اصلاح کے بعد، کوئی تھوڑے زمانہ کے بعد کوئی لمبے زمانہ کے بعد۔ لیکن اس سے بھی کسی کے دماغ میں دلیری پیدا نہ ہو کیونکہ

ایک کروڑ سال کے بعد

وہ جہنم سے نکل کر جنت میں گیا تو بے پرواہی کا کیا فائدہ جہنم تو وہ ہے جیسا کہ میں نے بتایا کہ ایک سیکنڈ کے لئے بھی انسان برداشت نہیں کر سکتا رہا کہ خدا تعالیٰ اسے جہنم میں ڈالے۔ اس کی تو یہی خواہش یہی دعا، کوشش اور اسلام پر عمل کرنے کا یہی مقصود ہے کہ خدا تعالیٰ کا پیار ملے اور ان لوگوں میں شامل ہو جن کے متعلق قرآن کریم میں آیا ہے کہ ان کو جہنم میں جلنے والی آگ کی آواز بھی نہیں پہنچے گی، اتنے محفوظ ہوں گے وہ جہنم کی ایذاء سے۔ یہ تو ہے جنت میں جانے سے پہلے کا عذاب۔ پھر معافی مل گئی پھر ایک گروہ نکل گیا۔ پھر دوسرا نکل گیا یہاں تک کہ سارے نکل گئے۔

جنت میں جانے کے بعد کا عذاب عملاً ایسا نہیں ہوگا لیکن عقل ہمیں یہ کہتی ہے کہ اگر جنت کے قیام کے زمانے کا انحصار صرف انسان کی اپنی کوشش پر ہو کہ جتنی کسی انسان نے کوشش کی، اعمال صالحہ بجا لایا اپنے نفس کو قابو میں رکھ کر خدا تعالیٰ کے احکام پر عمل کرنے کی کوشش کی اپنی سعی کوشش کر کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمرنگ بنا، سب کچھ لیا لیکن محدود زندگی میں، بڑی محدود زندگی میں۔ بیس سال تیس سال پچاس سال ستر سال اسی سال کتنے سال! کوئی زندگی ہے۔ اس محدود زندگی میں۔ جتنے بھی زیادہ کوئی عمل کر لے ابدی جنت کا وہ

اپنے اعمال کے نتیجہ میں

وارث نہیں بنتا اسی وجہ سے بعض مذاہب نے یہ کر دیا کہ اپنی کوششوں کے نتیجے میں جس جنت کا وہ مستحق بنا جب وہ زمانہ استحقاق کا ختم ہوگا تو وہ پھر نئی جون میں آ جائے گا اور عمل کرے گا نئے اور پھر وہ ایک نیا دور شروع ہو جائے گا پھر اس کے بعد وہ جہنم میں جائے گا یا جنت میں جائے گا جو بھی ہوگا۔ ان کے دماغ نے یہ سمجھا ہی نہیں کہ ابدی جنت کے لئے محض انسانی کوشش کافی نہیں تو یہ جو کہا گیا کہ عذاب سے بچا مغفرت کے معنی ہیں۔ جب ہم کہتے ہیں کہ اے خدا ہم سے مغفرت کا سلوک کر، مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے اصلاح کر دے ہماری ایک تو ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمیں ذرا بھی سزا نہ ملے یعنی جنت میں جانے سے پہلے جہنم میں ہم ایک سیکنڈ کے لئے بھی نہ جائیں یہ ہے عذاب سے بچنا

اور دوسرا عذاب سے بچنا یہ ہے کہ جب جنت میں چلے جائیں اور ہماری عقل کے مطابق جو ہمارا استحقاق ہے کہ اتنا عرصہ ہم رہیں جنت میں مثلاً اگر ایک نیکی کی ایک ہو جزا تو ستر سالہ نیکیوں کا استحقاق بنتا ہے۔ ستر سالہ زندگی۔ قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ دس گنا تمہیں دے دونگا تو سات سو سال بن گئے یا اس سے بھی زیادہ اگر وہ چاہے عذاب سے بچانے کا مطلب یہ ہے کہ اے خدا تیری مغفرت جب تک شامل نہ ہو یعنی تیرا یہ فیصلہ نہ ہو کہ مجھے تو نے کبھی بھی جہنم کا مزہ نہیں چکھایا اس لئے باوجود میری کوشش کے اور استحقاق کے نہ ہونے کے تو مجھے ابدی جنت میں بھیج دے۔ میں اپنے اعمال کے زور سے جنت کا وارث نہیں بن سکتا اور عذاب سے بھی تیرا فضل بچاتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا کہ کوئی شخص اپنے اعمال کے نتیجہ میں جنت میں نہیں جا سکتا آپ کا مطلب یہی تھا کہ ابدی جنت میں ہمیشہ رہنے والی جنت میں کوئی شخص اپنے اعمال کی وجہ سے نہیں جا سکتا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پوچھا کہ یا رسول اللہ آپ بھی؟ آپ نے فرمایا میں بھی خدا کے فضل کے بغیر ابدی جنت میں نہیں جا سکتا۔ یہ تو عقلی طور پر اور لگا لیں آپ۔ اس سے یہی نتیجہ نکلتا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جنتیوں میں سب سے بلند مقام رکھنے والے اور اس دنیا میں خدا کی نگاہ میں سب سے ارفع مقام رکھنے والے انسان ہیں آپ کہتے ہیں کہ خدا کا فضل شامل حال نہ ہو تو ابدی جنت مجھے نہیں مل سکتی۔ یہ ایک حقیقت ہے جسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر انداز نہیں کیا مجھ سے اور تمہارے جیسا انسان کیسے نظر انداز کر سکتا ہے تو یہاں اس آیت میں بتایا ہے کہ متقیوں کے لئے یہ مغفرت ہے کہ عذاب سے حفاظت خدا کرتا ہے نہ تمہیں جنت میں جانے سے پہلے میرا عذاب پہنچے گا نہ جنت میں جانے کے بعد میرا عذاب پہنچے گا اس واسطے بہت سارے مذاہب کا بطلان یہاں ہو گیا کیونکہ مغفرت ان کا جواب ہے یعنی خدا تعالیٰ کی قوت مغفرت اس کی صفت غفور جو ہے وہ ضامن ہے کہ انسان جنت میں جائے تو پھر باہر نہ نکلے۔

(ب) اور یہاں یہ بھی بتایا کہ وہ ایسے باغات ہیں جو ہمیشہ سرسبز رہنے والے اور ہمیشہ بر آن ثمر آور رہنے والے ہیں تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ، اس کی تھوڑی سی تفسیر ایک وقت میں پہلے بھی بتا چکا ہوں اور باغات بھی ہمیشہ سرسبز اور ثمر آور یعنی اس کی افادیت پوری کی پوری ہمیشہ رہنے والی ہے خدا کے حکم اور اس کے فضل کے ساتھ (ج) اور انسان کی جنتی زندگی بھی ابدی ہے۔ وہ اس میں بنتے چلے جائیں گے (د) اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو متقی میرے احکام پر عمل کر کے میرے بتائے ہوئے طریقے پر اعمال صالحہ بجا لائیں گے ان کے میں (دوسری جگہ آتا ہے کہ میں ان کے) اعمال کا پورا پورا بدلہ بھی دونگا اور پھر اور بھی دونگا فضل دوں گا، مغفرت خدا کے فضل کو کھینچنے والی ہے، جذب کرنے والی ہے۔

ستر غلطیوں اس سے بھی پتہ لگا کہ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْٓ اُعِدَّتْ لِلْکٰفِرِیْنَ میں وَاتَّقُوا کے کیا معنے ہیں۔ یہ ساری تفصیل جو آئی ہے یہ وَاتَّقُوا کی وضاحت کر رہی ہے اور اس کو بیان کر رہی ہے ——— ان ساری تفاصیل کا خلاصہ یہ بنتا ہے کہ تم اپنے رب کریم کا دامن پکڑو تو کبھی چھوڑو نہ، وفا کا تعلق پیدا کرو تو بے وفائی کبھی نہ کرو ثبات قدم رکھو اور کامل توکل اس پر رکھو کامل بھروسہ اس پر رکھو اس کو سب طاقتوں کا مالک بھی سمجھو اور انتہائی طور پر پیار کرنے والا، پوری جزا دینے والا بھی سمجھو۔ مغفرت میں ڈھانپ لینے والا اپنے فضل سے تھوڑے کئے پر ابدی جنت کا مستحق بنا دینے والا یقین کرو۔ بڑا ہی فضل کرتا ہے وہ مالک ہے، قادر ہے جو چاہے کرے۔

فرمایا اور سستی مت کرو۔ اس دنیا میں جو خدا تعالیٰ کو مانتے ہیں ان کے اوپر تو اس دنیا کے حالات پیدا ہوتے ہیں تا جب خدا تعالیٰ سے تعلق قائم ہو گیا ایک دفعہ تو سستی مت کرو جس کا مطلب ہے کہ اگر مخالف مقابل پر اتر آئے تو مقابلہ سے ہمت مت ہارو سستی مت ہو مقابلے۔ ہمت مت ہارو اور غم مت کرو اور کچھ اندیشہ مت کرو۔ کچھ اندیشہ دل میں نہ لاؤ انجام کار غلبہ اس دنیا میں بھی تم کو ہو گا مگر شرط یہی ہے کہ جو تمہیں کہا گیا ہے کہ تقویٰ کی راہوں کو اختیار کرو۔ اور اگر تم ایمان پر قائم رہو گے اور حقیقی اور واقعی مومن رہو گے تو تمہیں کوئی اندیشہ نہیں۔ آخر اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے ہر شعبہ زندگی میں فوقیت تمہیں حاصل رہے گی۔ اگر خدا تعالیٰ سے تمہارا تعلق پختہ اور حقیقی اور وفا اور ثبات قدم کا ہے اور اگر تم نے اس دامن کو پیار اور محبت اور ایثار سے پکڑا اور ایک لحظہ کے لئے بھی چھوڑنے کے لئے تیار نہیں تو ہر شعبہ زندگی میں فوقیت تمہیں حاصل رہے گی ——— اللہ تعالیٰ ایسا ہی کرے کہ اس کے بغیر ہم اپنی ذمہ داری نہیں نباہ سکتے کہ ساری دنیا میں اسلام کو غالب کیا جائے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو ہر دل کے اندر قائم کیا جائے اور خدا تعالیٰ کی توحید کا جھنڈا ہر سینہ میں گاڑ دیا جائے اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔

عروس البلاد بمبئی میں آل مہاراشٹر احمدیہ مسلم کانفرنس کا کامیاب انعقاد!

بمبئی کے مشہور اور عظیم تاج ہوٹل میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی کامیاب پریس کانفرنس

اور

برلا ہال میں جلسہ پیشوایان مذاہب

☆ احمدیہ وفد کی گورنر مہاراشٹر سے ملاقات ☆ ہندوستان کے مختلف صوبوں سے احمدی نمائندگان کی شرکت ☆ ریڈیو۔ ٹیلی ویژن اور اخبارات میں کانفرنس کا چرچا

رپورٹ مرتبہ: محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی۔ ایڈیشنل ناظر امور عامہ قادیان

جماعت احمدیہ بمبئی اگرچہ تعداد کے لحاظ سے مختصر اور چھوٹی سی جماعت ہے لیکن ماہ اکتوبر میں اس چھوٹی سی جماعت نے ایک عظیم کارنامہ سرانجام دیا اور بمبئی جیسے مادی شہر میں جو وہاں پھیلی فلم انڈسٹری کی وجہ سے فلموں کا نگر اور عروس البلاد کہلاتا ہے ایک مذہبی کانفرنس کا انعقاد کر کے وہاں کے لوگوں کو مذہب کی طرف متوجہ کر دیا اور یہ بتایا کہ روحانی سکون۔ دلی شانتی ہمیشہ مذہبی اور دھارمک اصولوں پر عمل کرنے سے ملتی رہی ہے اور آج بھی مذہب کے ذریعہ سے ہی یہ چیزیں مل سکتی ہیں۔ دنیا جس قدر مذہبی اصولوں سے دور ہو گئی اتنی ہی وہ بدامنی کا شکار ہو گئی اور اب جس قدر مذہب کے قریب آئیگی اسی قدر جلد امن و سکون حاصل ہوگا۔

اس مذہبی کانفرنس کی تیاری صدر مجلس استقبالیہ مکرم محمد سلیمان صاحب صدر جماعت بمبئی و مکرم مولانا غلام نبی صاحب نیاز مبلغ انچارج بمبئی کی نگرانی میں کافی عرصہ سے شروع تھی اور اس کانفرنس کی کامیابی کا سہرا پوری جماعت احمدیہ بمبئی کے سر پر ہے کیونکہ جماعت احمدیہ بمبئی کے خدام۔ انصار۔ اطفال لجنہ اماء اللہ کی شب و روز محنت کا اس میں بہت بڑا دخل ہے۔ جماعت احمدیہ بمبئی کے احباب نے مالی اور وقتی قربانی کا بھی عزم کیا اور وقت آنے پر جملہ احباب نے دامے درمے اور سخنے اس میں مدد دی جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

کانفرنس کی تشہیر کے لئے انگریزی ہندی اور مرہٹی اور اردو اخبارات میں اعلانات دیئے گئے نیز خوبصورت دعوتی کارڈ طبع کرا کے تقسیم کئے گئے۔ خدام نے قریباً پندرہ روز پہلے اپنی مساعی کا شروع کر دیا اور کانفرنس کے دنوں میں کئی خدام نے اپنی رات کی نیندیں بھی ترک کر دیں۔

مرکز سے اس کانفرنس میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب۔ مولانا شریف احمد صاحب امینی اور خاکسار شریک ہوئے۔ خاکسار اور محترم امینی صاحب مورخہ ۱۲ اکتوبر کو بذریعہ فرنٹیئر میل بمبئی پہنچے سنٹرل سٹیشن پر احباب جماعت استقبال کے لئے موجود تھے اور بڑی گرمجوشی سے مرکزی مہمانوں کا استقبال کیا گیا اور گل پوشی کی گئی۔

حضرت مرزا وسیم احمد صاحب مورخہ ۸ اکتوبر کو قادیان سے حیدر آباد کیلئے روانہ ہو گئے تھے تا مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد کی دو بچیوں کی تقریب رخصتی میں جو ۱۱ اکتوبر کو منعقد ہو رہی تھی شریک ہو سکیں اسی تقریب میں شرکت کے بعد مورخہ ۱۲ اکتوبر کو موصوف بذریعہ ہوائی جہاز قریباً ۱۲ بجے دوپہر بمبئی پہنچے سانتا کروز ہوائی اڈے پر احباب جماعت نے آپکا شایان شان استقبال کیا اور گل پوشی کی متعدد فوٹو بھی اس موقع پر لئے گئے۔

حضرت میاں صاحب۔ مولانا امینی صاحب اور خاکسار کے قیام کا انتظام منتظمین کانفرنس کی طرف سے M.C.A. انٹرنیشنل ہوٹل میں کیا گیا تھا۔ حیدر آباد سے مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ اور مکرم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب M.H.D بھی شرکت کے لئے تشریف لائے ان کے قیام کا انتظام بھی Y.M.C.A میں تھا۔ اڑیسہ سے مکرم مولوی عبد المومن صاحب مبلغ سلسلہ نیز مکرم رفیق احمد صاحب انسپکٹر تحریک جدید بھی جو سادکتھ کے دورہ پر تھے شریک کانفرنس ہوئے۔

مورخہ ۱۲ اکتوبر کو باہر کے علاقوں سے بھی کافی تعداد میں دوست بمبئی پہنچ چکے تھے جمعہ کا دن تھا۔ جمعہ کی نماز احمدیہ مسلم مشن الفتح میں ادا کی گئی ایک تربیتی مؤثر خطبہ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے دیا اور نماز پڑھائی۔

پروگرام کے مطابق چار بجے شام تاج ہوٹل میں پریس کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ پریس کانفرنس میں ۳۲ پریس رپورٹر شریک ہوئے جماعت احمدیہ کی طرف سے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے علاوہ حسب ذیل احباب جماعت شامل ہوئے۔ مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی مکرم محمد سلیمان صاحب صدر مجلس استقبالیہ مکرم عبد الرحیم صاحب۔ مکرم شہاب احمد صاحب اور خاکسار بشیر احمد۔

اس پریس کانفرنس کے انعقاد کے لئے جملہ انتظامات مکرم شہاب احمد صاحب نے کئے اور ان کی کوششوں کا ہی نتیجہ تھا کہ یہ پریس کانفرنس ہر لحاظ سے بہت کامیاب ثابت ہوئی فجزاہم اللہ تعالیٰ۔

پریس نوٹ پہلے سے ٹائپ شدہ تھا جو جملہ نمائندگان میں تقسیم کر دیا گیا اور اس کی روشنی میں سوال و جواب کا سلسلہ قریباً ۴۵ منٹ تک جاری رہا اور آخر میں جملہ پریس کانفرنس میں شریک ہونے والوں کو ریفریشمنٹ دیا گیا۔ اس پریس کانفرنس کے نتیجہ میں اگلے روز حسب ذیل خبر اخبارات میں شائع ہوئی۔

روزنامہ ٹائمز آف انڈیا (Times of India) میں یہ خبر درج کی جاتی ہے:

"AHMADIYYA CONFEREN-
-CE IN CITY
By a staff Reporter
BOMBAY, october 12:
A two day Maharash-
-tra state Ahmadiyya
conference will be
inaugurated at Birla
Kreeda Kendra here
tomorrow at 3 p.m by
Sahebzada Hazarat
Mirza Wasim Ahmad
chief of the Ahmadiyya
mission in India Dele-
-gates from about 100
districts are expected
to attend the confe-
rence.

Hazarat Mirza
Wasim Ahmad
told newsmen
here today that among
the matters to be
discussed at the
conference would
be the proposal for
building a huge
missionary centre
in Bombay.

Referring to
the alleged perse-
-cution of Ahmadiyyas
in Pakistan, he said
no government
could change the
intrinsic faith of
the people in a
religion. Though
the Pakistan gov-
-ernment declared
Ahmadiyyas as a
non-Muslim co-
mmunity, it was
still a dynamic
missionary, he said.
he denied the
allegation that
Ahmadiyyas were
agents of Israel.
Unlike Pakistan
Israel offered all
facilities to the
Ahmadiyyas as
they did not offend
anybody, he said.

ٹائمز آف انڈیا کے علاوہ انڈین ایکسپریس اکنامک ٹائمز۔ فری پریس جرنل۔ بمبئی سماچار (مرہٹی) نو بھارت ٹائمز۔ انقلاب (اردو)

بشمول متعدد ہندی، انگریزی، مرہٹی اور اردو اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی۔

روزنامہ انقلاب نے اپنی ۱۵ اکتوبر کی اشاعت میں احمدیہ کانفرنس کے بارہ میں خبر ان الفاظ میں شائع کی۔ خبر کے ساتھ حضرت صاحبزادہ صاحب کا فوٹو بھی تھا

"احمدیہ فرقہ کے سربراہ مرزا وسیم احمد بمبئی میں

احمدیہ مشن کے سربراہ اور بانی تحریک کے پوتے صاحبزادہ حضرت وسیم احمد صاحب پہلی مہاراشٹر اسٹیٹ احمدیہ کانفرنس کا افتتاح کرنے کیلئے بمبئی میں دو روز کے لئے تشریف لائے مہاراشٹر میں احمدیہ فرقہ کی یہ پہلی کانفرنس ہے جس میں ہندوستان کے سینکڑوں اضلاع سے مندوبین شرکت کر رہے ہیں۔

حضرت مرزا وسیم احمد کا شایان شان ایئرپورٹ پر استقبال کیا گیا بمبئی میں دو روزہ قیام کے دوران موصوف نے گورنر مہاراشٹر اور وزیر اعلیٰ سے بھی ملاقات کی اور تاج محل ہوٹل میں ۱۲ اکتوبر کو شام ۵ بجے اخبار کے نمائندوں سے بھی بات چیت کی۔

پاکستان میں حال ہی میں اسی فرقہ کے پیروؤں کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے جن کی تعداد دنیا میں دس ملین یعنی ایک کروڑ ہے احمدیہ فرقہ کے لوگوں میں صدر مملکت وزرائے اعظم فوجی جنرل اور کروڑپتی سرمایہ دار بھی شامل ہیں۔

موصوف کے پروگرام میں ہندوستان بنگلہ دیش سیلون اور نیپال میں احمدیہ مشن سے متعلق اہم فیصلے کرنا اور بمبئی میں ایک عظیم مرکز قائم کرنا شامل ہے"۔

وائی۔ ایم۔ سی۔ اے انٹرنیشنل ہوٹل میں حضرت میاں صاحب کے اعزاز میں استقبالیہ

مورخہ ۱۲ اکتوبر کو حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے اعزاز میں جماعت احمدیہ بمبئی کی طرف سے ایک استقبالیہ کا انتظام کیا گیا یہ انتظام Y.M.C.A انٹرنیشنل ہوٹل میں کیا گیا جس میں دو صد احمدی۔ غیر احمدی و غیر مسلم احباب شریک ہوئے۔

اس استقبالیہ کی صدارت مہاراشٹر اسمبلی کے ایک ممبر شری مدھو بیدر کرنے کی مہمانان خصوصی میں مولانا شریف احمد صاحب امینی اور خاکسار بھی شامل تھے۔

استقبالیہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مولانا شریف احمد صاحب امینی نے کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم کے چند اشعار مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس نے خوش الحانی سے سنائے مکرم مولانا غلام نبی صاحب نیاز انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی نے استقبالیہ ایڈریس پیش کیا۔ حضرت میاں صاحب نے استقبالیہ کے جواب میں جماعت احمدیہ کے قیام اور اس کے اغراض و مقاصد پر بہترین رنگ میں روشنی ڈالی اور جماعت احمدیہ کی تعلیم سے حاضرین کو آگاہ کیا آپ کا یہ خطاب قریباً نصف گھنٹہ تک جاری رہا جس سے سبھی احباب محظوظ ہوئے۔

صاحب صدر نے فرمایا کہ ہر مذہب کا ماننے والا ایک Suprem power کو مانتا ہے۔ جو اس سارے عالم کو چلاتا ہے اور جو عبادت کے قابل ہے کسی مذہب نے بھی نفرت کی تعلیم نہیں دی بلکہ ہر مذہب نے اس Suprem power کو ماننے اور باہم محبت سے رہنے کی تعلیم دی ہے۔ میں زیادہ اردو ہندی نہیں جانتا اس لئے اس سے زیادہ نہیں کہہ سکتا اور منتظمین کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس موقع پر بلا کر میری عزت افزائی کی۔

آخر میں نیاز صاحب نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور اس کے بعد حاضرین کو ریفریشمنٹ دیا گیا اس استقبالیہ اور ریفریشمنٹ میں بعض احمدی مستورات بھی پردہ کی رعایت سے شریک ہوئیں۔

اس استقبالیہ کی صدارت کے لئے کلچرل منسٹر جناب شری دنانک پاٹل نے وعدہ فرمایا تھا لیکن لوک نائیک جے پرکاش نارائن کے سوگ منانے کی وجہ سے پاٹل صاحب استقبالیہ میں شریک نہ ہو سکے البتہ آنریبل منسٹر موصوف Y.M.C.A ہوٹل میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سے ملاقات کے لئے تشریف لائے اور نصف گھنٹہ تبادلہ خیالات کیا اس موقع پر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب اور مکرم شہاب احمد صاحب بھی موجود تھے اس استقبالیہ کے سلسلہ میں ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب تماپوری نے اہم رول ادا کیا جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

برلا کریڑا کیندر ہال میں احمدیہ کانفرنس اور جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد!

مورخہ ۱۳ اکتوبر کو احمدیہ کانفرنس کا انعقاد برلا کریڑا کیندر میں شام ۴ بجے ہوا۔ اس اجلاس میں جو ۴ بجے سے ۷ بجے تک ہوا مختلف پیشوایان مذاہب کی سیرت و سوانح پر روشنی ڈالی گئی۔

اس اجلاس کی صدارت مہاراشٹر اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر کو کرنا تھی اور انہوں نے اس کی منظوری دے دی ہوئی تھی لیکن لوک نائیک کی وفات کی وجہ سے گورنمنٹ نے ۷ دن کا سوگ منانے کا اعلان کیا اس لئے ڈپٹی سپیکر صاحب تشریف نہ لا سکے اور اس اجلاس کی صدارت محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ نے کی۔

کانفرنس کا آغاز قرآن مجید کی تلاوت سے ہوا جو مولانا شریف احمد صاحب امینی نے فرمائی اور نظم مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس نے خوش الحانی سے سنائی مکرم مولانا غلام نبی صاحب نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا ازاں بعد محترم محمد سلیمان صاحب صدر صاحب مجلس استقبالیہ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا آمدہ پیغام پڑھ کر سنایا (یہ پیغام دوسری جگہ درج کیا جا رہا ہے۔

حضور کے پیغام کے علاوہ ملک کے سربرآوردہ احباب کی طرف سے آمدہ پیغامات بھی صدر صاحب مجلس استقبالیہ نے پڑھ کر سنائے۔ یہ پیغامات نیک خواہشات اور کانفرنس کی کامیابی کے لئے دعا پر مشتمل تھے۔

مندرجہ ذیل معززین کی طرف سے یہ پیغامات موصول ہوئے۔

(۱) جناب چندر شیکھر صدر جنتا پارٹی نئی دہلی۔
(۲) آنریبل وائی۔ بی چوان ڈپٹی پرائم منسٹر اور ہوم منسٹر آف انڈیا نئی دہلی
(۳) آنریبل منسٹر آف ایکسٹرنل افیرز نئی دہلی۔
(۴) آنریبل فائننس منسٹر جناب ایچ این بہوگنا نئی دہلی۔
(۵) آنریبل منسٹر آف لاء ایس این کیکر صاحب نئی دہلی۔
(۶) آنریبل منسٹر آف ہیلتھ اینڈ فیملی ویلفیئر نئی دہلی۔
(۷) آنریبل منسٹر آف ایگریکلچر اینڈ Irrigation نئی دہلی
(۸) آنریبل چیف منسٹر صاحب مہاراشٹر بمبئی
(۹) جناب آر۔ کے کرنجیا چیف ایڈیٹر اخبار بلٹز۔

کرنجیا صاحب نے حسب ذیل الفاظ میں اپنا پیغام ارسال کیا۔

I Know of your community's reputation to present Islam in its original form as well as its peacefull teachings and constructive out-look which make it an ideal instrument to promote communal harmony amongst the followeres of different religions in a country like India, thereby paving the way for national integrity. It is in this spirit that I welcome your conference."

(R.K. Karanjia)

ترجمہ: "اسلام کو اس کے حقیقی روپ میں دنیا کے سامنے پیش کرنے میں آپ کی جماعت کو جو شہرت حاصل ہے اس سے میں اچھی طرح واقف ہوں اسی طرح اس جماعت کی امن بخش تعلیمات اور تعمیری نقطۂ نگاہ سے بھی آگاہ ہوں جو ہندوستان جیسے ملک میں مختلف مذاہب کے پیروکاروں کے درمیان ہم آہنگی کو فروغ دینے کے لئے ایک بہترین ذریعہ ہے اور اس کے ساتھ قومی یکجہتی کا راستہ ہموار ہوتا ہے۔

یہی وہ روح ہے جسکی بنا پر میں آپکی اس کانفرنس کا خیر مقدم کرتا ہوں"۔

ازاں بعد تقاریر کا پروگرام شروع ہوا سب سے پہلے صاحب صدر مولانا امینی صاحب نے افتتاحی تقریر کی اس کے بعد خاکسار نے "ضرورت مذہب" پر تقریر کی اور کاشی چند تیاگی صاحب نے حضرت کرشن علیہ السلام کی سیرت بیان کی۔ ریورنڈ جے این ہیرس (Rev. J.N. Harris) نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سیرت بیان کی۔ پروفیسر دلیپ سنگھ صاحب نے جناب بابا گورو نانک رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت بیان کی۔ مکرم پرسن جیت داڈ واکر (Shri Prasanjit Wadwalker) نے حضرت بدھ علیہ السلام کی سیرت و سوانح بیان کئے مکرم مولانا حمید الدین صاحب شمس نے موجودہ زمانہ کے مصلح مسیح موعود و مہدی مسعود حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی سیرت و سوانح پر روشنی ڈالی آخر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت صدر محترم نے پیش کی اور اس قسم کے جلسوں کے فوائد پر مؤثر رنگ میں روشنی ڈالی اور بالآخر جلسے کے برخواست ہونے کا اعلان کیا۔

مہاراشٹر کے گورنر سے احمدیہ وفد کی ملاقات

مورخہ ۴ ار نومبر قریباً ۹½ بجے صبح حضرت

صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی قیادت میں ایک وفد نے مہاراشٹر کے گورنر جناب صادق علی صاحب سے ملاقات کی۔ یہ ملاقات تقریباً ۴۵ منٹ تک جاری رہی۔ اور متعدد امور پر تبادلہ خیالات ہوا۔ جماعت کو ۱۹۷۴ء میں جو غیر مسلم قرار دیا گیا وہ مسئلہ بھی زیر بحث ... دیا۔ اور ہر ایکسی لینسی جناب گورنر صاحب کو بتایا گیا۔ کہ مذہب ہر انسان کے اپنے عقیدہ سے تعلق رکھتا ہے۔ ہم اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ اسلامی ارکان پر عمل کرتے ہیں اس لئے ہم خدا کے فضل سے مسلمان ہیں۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کے علاوہ مندرجہ ذیل احباب اس وفد میں شریک تھے محترم مولوی غلام نبی صاحب نیاز۔ مولانا شریف احمد صاحب امینی۔ حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب حیدر آباد۔ سید شہاب احمد صاحب بمبئی۔ عبدالرحیم صاحب بمبئی۔ اور خاکسار بشیر احمد۔ محترم حضرت میاں صاحب نے قرآن مجید مع انگریزی ترجمہ اور اسلامی اصول کی فلاسفی انگریزی زبان میں پیش کی اور مزید لٹریچر بھی دیا۔

احمدیہ کانفرنس کا دوسرا اجلاس برلا کریڑا کیندر میں

احمدیہ کانفرنس کا دوسرا اجلاس برلا کریڑا کیندر میں گیارہ بجے سے دو بجے تک منعقد ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے فرمائی۔

حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب کی تلاوت اور مکرم عبدالقیوم صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد کی نظم خوانی کے بعد مندرجہ ذیل تقاریر ہوئیں۔ ضرورت مذہب پر جناب ایچ۔ ایس ارسیکر (H.S. Ursekar) ریٹائرڈ جج نے انگریزی زبان میں تقریر کی اور مذہب کی ضرورت کے سلسلہ میں بعض اہم باتوں کو پیش کیا۔

ڈاکٹر حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب نے مذہب اور سائنس پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ مذہب خدا کا قول ہے اور سائنس خدا کا فعل ہے۔ اور خدا کے فعل اور قول میں باہم اختلاف نہیں ہو سکتا اس لئے مذہب اور سائنس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ آپ نے اس بارہ میں متعدد مثالیں پیش فرمائیں۔

خاکسار نے کلنکی اوتار کی آمد پر مختلف مذاہب بالخصوص ہندو مذہب اور اسلام مذہب کی رو سے روشنی ڈالی اور بتایا کہ اس زمانہ کے خراب حالات کی وجہ سے ہر مذہب کے پیرو ایک مصلح کی انتظار میں ہیں۔ اور وہ مصلح عین وقت کے مطابق قادیان پنجاب ہندوستان کی سرزمین میں ظاہر ہو چکا ہے۔

مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے "احمدیہ جماعت کیا ہے" اس پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ احمدیہ جماعت سچے دل سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سید ولد آدم اور خاتم النبیین تسلیم کرتی ہے۔ اور قرآن مجید پر ایمان رکھتی ہے۔ اسلام کے سب ارکان کو مانتی ہے۔ ہم میں اور غیروں میں فرق صرف یہ ہے کہ ہم مانتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح موعود علیہ السلام کا ظہور ہو چکا ہے۔

آخر میں صاحب صدر حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے نہایت ہی موثر پیرائے میں جماعت احمدیہ کے بانی کی تعلیم کو پیش کیا اور اس زمانہ میں حضور نے پیشوایان مذاہب کی تکریم کے سلسلہ میں جو اہم قدم اٹھایا اس کو خراج تحسین پیش کیا۔ آپ نے بتایا کہ یہ اصل قرآن مجید نے آج سے ۱۴۰۰ سال قبل پیش کیا۔ لیکن افسوس کہ مسلمانوں نے اس کو بھلا دیا۔ تقریر کے آخری حصہ میں آپ نے جماعت احمدیہ کے لٹریچر کے مطالعہ کی طرف توجہ دلائی اور دو بجے اس اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ فالحمد للہ۔

اس اجلاس کے دوران کچھ عرصہ کے لئے ایک اور دلچسپ پروگرام بھی پیش ہوا۔ اور وہ یہ کہ A Educationist. A Politician - A journlist A Physician - An Industrialist A student. اس امر پر روشنی ڈالیں گے کہ What Religion means To me.

چنانچہ اس پروگرام کے مطابق مذکورہ بالا طبقات سے تعلق رکھنے والے متعدد احباب نے اپنے خیالات کا دلچسپ رنگ میں اظہار کیا۔ اس موقع پر سیکرٹری سٹیج کے فرائض مکرم سید شہاب احمد صاحب نے نہایت ہی خوش اسلوبی سے ادا کئے اور یہ پروگرام لگ بھگ ایک گھنٹہ تک جاری رہا جس سے حاضرین خوب محظوظ ہوئے۔

اس پروگرام میں T.V. سے متعلقہ محکمہ کے احباب بھی تشریف لائے اور انہوں نے اس جلسہ کے مختلف فوٹوز لئے اور ٹیلی کاسٹ کیا۔ شام ۸½ بجے کی خبروں میں اس اجلاس کی کارروائی سنائی گئی اور T.V. پر اسٹیج، مقررین، اور حاضرین کو دکھایا گیا اور اس طرح لاکھوں لوگوں تک احمدیت کا پیغام پہنچا۔

اس کانفرنس میں شرکت کے لئے مندرجہ ذیل جگہوں سے احباب کثیر تعداد میں تشریف لائے اور کانفرنس کی رونق کا موجب ہوئے۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ۔

حیدر آباد۔ اورنگ آباد۔ اٹارسی۔ تیماپور۔ پونا۔ یادگیر۔ کوڈالی (کیرالہ) کانپور۔ راٹھ۔ اڑیسہ۔

حیدر آباد کے ایک نوجوان مکرم منظور احمد صاحب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک کے مطابق سائیکل پر ۸۰۰ کیلو میٹر کا سفر طے کر کے بمبئی پہنچے اور کانفرنس میں شریک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ اس نوجوان کی اس قربانی کو قبول فرما دے اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔

مورخہ ۱۴ اکتوبر بعد نماز عصر خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام ایک اجلاس مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوت و تبلیغ کی زیر صدارت ہوا۔ یہ اجلاس دراصل سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک کو بیان کرنے کے لئے منعقد کیا گیا۔ چنانچہ مقررین حضرات نے سیرت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر تقاریر کیں۔ تقاریر سے قبل مکرم عبدالشکور صاحب ہیریکر قائد خدام الاحمدیہ نے عہد دہرایا۔

مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدر آباد، مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مکرم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب، خاکسار اور مولانا امینی صاحب نے تقاریر کیں۔ مکرم مولوی غلام نبی صاحب نے الحق بلڈنگ کی تعمیر کے سلسلہ میں بھی بعض امور بیان فرمائے۔ صاحب صدر نے مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز کے ان مطالبات کے بارہ میں جو تقریر میں انہوں نے کئے تھے اپنی تقریر میں وضاحت فرمائی اور بتایا کہ الحق کی بلڈنگ کا پروگرام مرکز کے زیر نظر ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ۔ مکرم مولوی امینی صاحب اور خاکسار اس جلسہ میں مہمان خصوصی کے طور پر شامل ہوئے۔

آخر میں محترم محمد سلیمان صاحب صدر مجلس استقبالیہ نے شکریہ ادا کیا۔ آپ نے جماعت کے خدام، اطفال، اور انصار اللہ کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے نہایت تندہی سے کام کر کے اس کانفرنس کو کامیابی کے ہمکنار کیا۔ اسی طرح قادیان سے آنے والے مہمانان خصوصی کا شکریہ ادا کیا۔ ان جملہ مقررین کا شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے اس کانفرنس میں حصہ لیا۔ اور جنہوں نے کانفرنس کی کارروائی کی سماعت کی۔ بمبئی کی پولیس اور منتظمین کا شکریہ ادا کیا۔ اور اس طرح عروس البلاد بمبئی میں منعقدہ جماعت احمدیہ کی پہلی کانفرنس نہایت ہی کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اس موقع پر ایک دوست مکرم محمد محسن صاحب بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے دعا فرمائی اور یہ اجلاس برخواست ہوا۔

مورخہ ۱۵ اکتوبر صبح بذریعہ ہوائی جہاز محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب حیدر آباد تشریف لے گئے اور مورخہ ۲۱ اکتوبر کو قادیان پہنچے۔ مکرم جناب امینی صاحب کا پروگرام ۱۷ اکتوبر کو بمبئی سے روانہ ہو کر ۱۹ کو قادیان پہنچنے کا تھا لیکن ریزرویشن نہ مل سکنے کی وجہ سے وہ ۱۹ اکتوبر کو بمبئی سے روانہ ہو کر ۲۱ اکتوبر کو قادیان پہنچے۔ خاکسار پروگرام کے مطابق ۱۵ اکتوبر کو بمبئی سے روانہ ہوا اور دہلی ایک دو روز قیام کرتے ہوئے مورخہ ۱۹ اکتوبر کو بخیریت قادیان پہنچ گیا۔

مورخہ ۱۵ اکتوبر صبح سات بجے ہوائی اڈہ پر حضرت میاں صاحب کو احباب جماعت نے الوداع کیا موصوف بمبئی سے حیدر آباد تشریف لے گئے۔ روانگی سے قبل ہوائی اڈہ پر مشہور فلم ایکٹر مراد صاحب نے آپ کو دیکھا۔ کچھ لمحوں تک آپ کو پہچانتے رہے اور اس کے بعد آگے بڑھے اور دریافت کیا کہ آپ کا کیا تعارف ہے حضرت میاں صاحب کے یہ بتانے پر کہ میں قادیان سے احمدیہ مسلم کانفرنس میں شرکت کے لئے آیا ہوں۔ مراد صاحب نے کہا کہ میں نے اخبارات میں کانفرنس کی خبر پڑھی اور آپ کا فوٹو بھی دیکھا۔ حضرت مرزا صاحب اس زمانہ میں جو پیغام لے کر آئے ہیں اس کو بالکل سچا تسلیم کرتا ہوں۔ مجھے آج وہ دن یاد آ گئے جبکہ میں اور مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب لکھنؤ میں علمائے کرام کا شکار کیا کرتے تھے اور احمدیت کے بارہ میں ان سے تبادلہ خیالات کیا کرتے تھے۔ غالباً یہ ۱۹۴۰ء کی بات ہے۔ مراد صاحب نے مزید کہا کہ میں حضرت مرزا صاحب کے مزار مبارک پر فاتحہ پڑھنے کے لئے آنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ انشاء اللہ کسی وقت حاضر ہونگا۔ اور اس ارادے کو بھی پورا کرونگا اور آپ سے بھی نیاز حاصل کرونگا۔ انشاء اللہ۔

کانفرنس کے ایام میں الحق بلڈنگ احمدیہ مسلم مشن ہاؤس میں ایک روحانی ماحول رہا۔ نمازیں باجماعت یہاں ہوتی رہی۔ مورخہ ۱۳ اکتوبر کو نماز فجر حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے پڑھائی اور محترم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب نے درس دیا۔ جس میں تقویٰ اختیار کرنے پر زور دیا۔ اور ۱۴ اکتوبر کو نماز فجر مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے پڑھائی اور نماز کے بعد درس بھی دیا۔

بالآخر قارئین حضرات سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کے بہترین نتائج برآمد فرمائے اور اس کے بہترین ثمرات عطا فرما دے۔ آمین۔ اور احباب جماعت احمدیہ بمبئی کو پہلے سے بھی بڑھ کر خدمت احمدیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین +

آپ کا چندہ اخبار بدر ختم ہے

مندرجہ ذیل خریداران اخبار بدر کا چندہ ختم ہو رہا ہے۔ براہ کرم اپنی اولین فرصت میں آئندہ سال کا چندہ ارسال کریں۔ تاکہ آئندہ آپ کے نام بدر جاری رہ سکے۔

مینیجر بدر قادیان

خریداری نمبر	نام خریداران	خریداری نمبر	نام خریداران
۱۰۲۷	مکرم شیخ داروغہ صاحب	۱۵۳۱	ایڈیٹر دی تاجور
۱۰۲۸	" احمدی برادران	۱۵۲۷	مسز رحمت شفیع صاحبہ
۱۰۸۸	" کمال الدین صاحب	۱۵۲۹	مکرمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ
۱۱۰۵	" سیٹھ مبارک احمد صاحب	۱۶۸۸	جناب ڈاکٹر لیبری صاحب
۱۱۲۹	" خواجہ عبدالسلام صاحب	۱۶۸۹	مکرم ڈاکٹر اے آر اختر صاحب احمدی
۱۱۲۸	" بابو عبدالکریم صاحب	۱۷۰۵	" شریف احمد صاحب
۱۱۹۰	" شجاع الدین صاحب	۱۷۰۷	" بشیر الدین احمد صاحب
۱۲۵۴	" ایس۔ ایچ احمد صاحب	۱۷۳۴	" ایس زیڈ ایم احمد صاحب
۱۲۵۶	" عبدالباری صاحب	۱۷۴۵	" شریف احمد صاحب
۱۲۸۳	" مولوی سید اعجاز احمد صاحب	۱۷۵۵	" محمد یوسف صاحب
۱۲۸۵	" محمد اختر صاحب پرویز	۱۸۹۳F	" ایس اے عزیز صاحب
۱۲۹۲	" نظام الدین صاحب	۱۹۱۴F	" بشیر احمد صاحب شیدا
۱۲۹۳	" ماسٹر مشرق علی صاحب	۱۹۲۷F	" چوہدری اصغر علی صاحب
۱۳۶۲	" شیخ کلیم الدین صاحب	۱۹۴۲	" ڈاکٹر ایس اے خان صاحب
۱۳۶۶	" شرف الدین صاحب	۲۰۰۴	" شیخ رحمت اللہ صاحب
۱۳۷۲	" سید عبداللہ صاحب احمدی	۲۰۰۷	" صاحب حسین صاحب
۱۳۷۳	" محمد یعقوب صاحب	۲۰۱۳	" شبیر علی صاحب
۱۳۷	اُستاد بیڑی فیکٹری	۲۰۱۵	" علی مرتضیٰ صاحب
۱۴	مکرم استاد عبدالعزیز صاحب احمدی	۲۰۱۶	" ایم اے عزیز صاحب
۱۲	" سید نور بخش صاحب	۲۰۱۹	" امیر صلاح الدین صاحب
۱۲	" عبدالغفار صاحب	۲۰۲۰	" غلام محی الدین صاحب
۱۴۷۷	" سلیم چوہدری صاحب	۲۰۲۸	" سید مبارک احمد صاحب

شکریۂ احباب

۳۱ اگست ۱۹۷۹ء کو میری ہمشیرہ عزیزہ رشیدہ فوزیہ کی پاکستان میں وفات پر ہندوستان، پاکستان اور بعض اور ممالک کے دوستوں اور بہنوں اور عزیز و اقارب کی طرف سے متعدد چٹھیاں میرے نام اور میرے والدین کے نام تعزیت کے سلسلہ میں موصول ہوئی ہیں۔ اُن سب احباب کو انفرادی طور پر جواب دینا اور شکریہ ادا کرنا میرے لئے مشکل ہے۔ اس لئے بذریعہ اخبار بدر میں اپنی طرف سے اور اپنے والدین اور دیگر بہن بھائیوں کی طرف سے اُن جملہ دوستوں اور بہنوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس ناگہانی صدمے میں ہماری تعزیت فرمائی اور ساتھ ہی اپنی والدہ کی کامل صحت یابی کے لئے دُعا کی درخواست کرتا ہوں۔

خاکسار۔ جلال الدین نیّر قادیان

درخواستہائے دُعا

۱۔ ہماری بیٹی روبینہ احمد کا بی اے فائنل (انگلش آنرز) کا امتحان نومبر سے شروع ہونے والا ہے۔ اِس امتحان میں اسکی نمایاں کامیابی کیلئے درویشانِ قادیان اور بزرگان جماعت سے درخواست دعا ہے۔ نیز اسکی اور ہمارے دوسرے بچوں کی دینی و دنیاوی ترقی اور کامیابیوں کیلئے بھی دُعا کی درخواست کرتا ہوں۔ خاکسار۔ سید سجاد احمد رانچی۔

۲۔ خاکسار کی اہلیہ صاحبہ پچھلے کئی دن سے بیمار چلی آ رہی ہیں کمزوری زیادہ ہے ان کی کامل شفا یابی کے لئے نیز والدہ محترمہ بھی بیمار ہیں اُن دونوں کی مکمل شفایابی کیلئے اور خاکسار کو احمدیت کا سچا خادم بننے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ محمود احمد مجیب شیر تیما پوری۔

درخواستہائے دُعا

۱۔ محترمہ صدیقہ صاحبہ اہلیہ محترم جناب ڈاکٹر ایچ۔ ایم۔ ساجد صاحب امریکہ سے بخیریت اپنے بچوں کے ساتھ سکندر آباد پہنچ گئیں۔ محترمہ صدیقہ صاحبہ جناب سیٹھ علی محمد الٰہ دین صاحب کی صاحبزادی ہیں۔ بخیریت پہنچنے کی خوشی میں عزیزہ صدیقہ صاحبہ نے مندرجہ ذیل مدات میں چندہ ادا کیا ہے۔

شکرانہ فنڈ/ ۲۵ روپے۔ درویش فنڈ/ ۱۵ روپے۔ اور اعانت بدر/ ۱۰ روپے جملہ/ ۵۰ روپے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر آن آپ کا اور بچوں کا حافظ و ناصر ہو اور ہر ایک کو صحت و تندرستی کے ساتھ رکھے۔ آمین

خاکسار۔ صالح محمد الٰہ دین سکندر آباد۔

۲۔ برادرم محترم سید شریف احمد صاحب آف امریکہ نے نیویارک کے قریب نیا مکان بنایا ہے۔ انکا نیا مکان اور وہاں نقل مکانی اُن کے لئے بابرکت ہو۔ اِسی طرح انکی بیٹی عزیزہ سیدہ سلطانہ نے یونیورسٹی میں نمایاں پوزیشن حاصل کی ہے۔ اسکی یہ کامیابی آئندہ مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ ہو۔ اور انکی اہلیہ صاحبہ کچھ عرصہ سے [illegible] کی وجہ سے تکلیف میں ہے ہر سہ امور کے لئے احباب جماعت خصوصی دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔

خاکسار۔ ڈاکٹر عبدالسلام ربانی درویش۔

۳۔ مکرم سید عارف احمد صاحب آف اگروا موتی ہاری بہار ۱۰۸ کا امتحان دے رہے ہیں۔ اس میں نمایاں کامیابی کیلئے احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔ نیز ان کے پھوپھا جان آج کل علیل رہتے ہیں ان کی کامل شفایابی کیلئے بھی احباب دعا فرمائیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان۔

۴۔ خاکسار کے بہنوئی مکرم بشیر احمد صاحب پردیسی سیکرٹری مال کالابن کوٹلی بعض پریشانیوں میں مبتلاء ہیں اُنکی پریشانیوں کے ازالہ کے لئے نیز خاکسار کے والدین کی صحت و سلامتی کیلئے تمام قارئین بدر سے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ فاروق احمد نیّر قادیان

۵۔ خاکسار کی اہلیہ صدیقہ بانو بیگم اور خوش دامن صاحبہ کو اختلاج اور نقاہت کی وجہ سے اکثر کثرت سے جھٹکیں آتی ہیں اس کے ازالہ اور کامل صحت و لمبی عمر نیز خاکسار کے کاروبار میں برکت و ترقی کیلئے دردِ دل سے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ ڈاکٹر آفتاب احمد تیماپوری حال مقیم بمبئی۔

۶۔ خاکسار کی صحت ہمیشہ خراب رہتی ہے میری کامل صحت یابی اور میرے بھائی کے کاروبار میں ترقی کیلئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار محمد سلیم بورڈنگ احمدیہ قادیان

۷۔ خاکسار کے بھائی قریشی عبدالشکور صاحب باسط کے برادر نسبتی مکرم ڈاکٹر محبوب عالم صاحب مہاجر فیصل آباد دماغ ماؤف ہونے کی وجہ سے میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ ڈاکٹر صاحب حضرت صوفی تصور حسین صاحب بریلوی صحابی مہاجر قادیان کے بیٹے مکرم ڈاکٹر شاہ عالم صاحب ہومیوپیتھ کے بیٹے ہیں احباب سے دردمندانہ دعاؤں کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ قریشی عبدالقادر اعوان درویش قادیان

۸۔ مکرم ڈاکٹر محمد یونس صاحب صدر جماعت احمدیہ بھاگلپور بہار کی ہمشیرہ حسن آرا خورشیدہ صاحبہ کافی عرصہ سے پتہ کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ ڈاکٹر نے ۱۵ اکتوبر ۱۹۷۹ء کو آپریشن کا مشورہ دیا ہے۔ مکرم ڈاکٹر صاحب احباب جماعت سے دردمندانہ دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ کہ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انکو صحت والی لمبی عمر عطا کرے اور آپریشن کامیابی کے ساتھ ہو جائے۔ آمین۔ قائم مقام امیر جماعت احمدیہ قادیان۔

۹۔ مکرم محمد علی صاحب سب پوسٹ ماسٹر باڑلی (میرٹھ) نو احمدی کا بچہ گذشتہ کئی ماہ سے بیمار ہے اور میڈیکل کالج میرٹھ کی طرف سے لاعلاج قرار دیا گیا ہے۔ احباب جماعت دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل سے اسے شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ خاکسار۔ حمید اللہ خان افغانی نزیل قادیان

۱۰۔ مکرم حمید اللہ خان صاحب افغانی کی دو بچیاں گذشتہ برس وفات پا گئی تھیں۔ اب مورخہ ۴ اکتوبر کو اللہ تعالےٰ نے بچی عطا فرمائی ہے اس کی درازیٔ عمر اور صالحہ و نیک بننے کیلئے خاص طور سے دُعا فرماویں نیز کاروبار میں برکت کے لئے بھی۔

خاکسار۔ بدر الدین مہتاب کارکن دفتر بدر

۱۱۔ میں اپنے بچوں کیلئے نیک اور خادمِ دین بننے اور علم میں ترقی اور نیز امتحان میں کامیابی اور درازیٔ عمر کے لئے دُعا کی درخواست کرتا ہوں۔ احباب کرام دُعا فرمائیں۔

خاکسار۔ شیخ غلام مسیح بھدرک۔

آل انڈیا احمدیہ مسلم کانفرنس بمبئی کیلئے حضور کا پیغام

(بقیہ صفحہ اوّل)

قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے گہرے مطالعہ کے بغیر خدا تعالیٰ کی صحیح معرفت حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور وہ رنگ پیدا نہیں ہو سکتا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

یہ بات بھی آپ کے ذہنوں میں مستحضر رہنی چاہیئے کہ ہماری جماعت کی چند خصوصیات ہیں۔ انہیں برقرار رکھنا ہمارا فرض ہے۔ ہمارے خدا کو عاجزانہ راہیں پسند ہیں۔ اس لئے ہم سب کو عاجزانہ راہیں اختیار کرنی چاہئیں۔ ہمارے دلوں میں کبھی تکبّر اور فخر کے جذبات پیدا نہ ہوں خدا تعالیٰ کے جو انعامات ہم پر نازل ہو رہے ہیں وہ ہماری کسی خوبی کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ محض اس کا فضل ہے۔ پھر ساری دُنیا سے پیار کرنا ہمارا شعار ہے۔ ہمیں دُنیا کے کسی انسان سے دُشمنی نہیں۔ ہم تو سب کے خادم اور سب کے خیر خواہ ہیں۔ ہم نے سب کے دِل پیار اور محبّت سے جیتنے ہیں۔ ہمارا مشاہدہ بھی یہی ہے کہ محبّت کے ہتھیار سے بہتر اور کوئی ہتھیار نہیں۔ اس کے علاوہ خدا نے ہمیں قانون شکنی سے منع کیا ہے۔ فساد خواہ کسی رنگ میں بھی ہو ہمیں اس سے بچنا چاہیئے۔ اور ہمیشہ قانون کا احترام کرنا چاہیئے۔

یہ امر بھی کبھی فراموش نہ کریں کہ اللہ تعالیٰ نے آج جو نظامِ خلافت تیرہ سو سال کے بعد قائم کیا ہے یہ کہ نعمتِ عظمیٰ ہے اس کی جان و دِل سے قدر کریں۔ اور اس کی اطاعت اور حفاظت کا جذبہ آنے والی نسلوں میں مستحکم کرتے چلے جائیں۔ تاکہ خدا تعالیٰ کی رحمتوں کے دروازے ہمیشہ آپ پر کھلے رہیں۔

میں دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ ہر شر سے محفوظ رکھے۔ ہر خیر سے آپ کو حصہ دار بنائے۔ اور آپ کو دُنیا پر احسان کرنے والا۔ فسادوں سے بچنے والا اور دُنیا کی خدمت میں ہمہ تن مصروف رہنے والا وجود بنائے۔ اور آپ کو یہ توفیق عطا کرے کہ آپ بنی نوعِ انسان کو اُن کے محسنِ اعظم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنے والے بابرکت گروہ میں شامل ہوں۔ آمین۔

(دستخط) مرزا ناصر احمد
خلیفۃ المسیح الثالث

اخبارِ قادیان

- محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ اور محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر امور عامہ، بمبئی کانفرنس میں شرکت فرمانے کے بعد واپس قادیان تشریف لے آئے۔ اور دو تین دن قیام کے بعد اب شاہجہانپور کانفرنس میں شرکت کی غرض سے ۲۳/۱۰/۷۹ کو روانہ ہو رہے ہیں۔
- مورخہ ۲۰/۱۰/۷۹ کو بعد نمازِ عشاء مسجد مبارک میں محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے قائم مقام امیر مقامی کی صدارت میں ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی نے بمبئی کانفرنس کے ایمان افروز حالات سُنائے۔
- مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر درویش کی بیٹی مکرمہ عزیزہ مبارکہ صاحبہ ایم۔ اے اہلیہ مکرم ڈاکٹر سید جعفر علی صاحب امریکہ سے مع اپنے بیٹے کے والدین سے ملاقات کی غرض سے مورخہ ۱۹/۱۰/۷۹ کو قادیان آئی ہیں۔
- مکرم مولوی فیض احمد صاحب مبلغ شموگہ کی اہلیہ صاحبہ (جو پاکستان جانے کے سلسلہ میں قادیان آئی ہوئی ہیں) عرصہ پانچ ماہ ہوا فالج کے حملہ کے بعد سے فریش ہیں۔ اب قدرے افاقہ ہے لیکن چلنے پھرنے اور بات چیت سے تاحال معذور ہیں۔ احباب موصوفہ کی کامل صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔
- مکرم سید محمد صاحب پونچھی کی اہلیہ صاحبہ نسوانی عوارض کے سبب تاحال بیمار ہیں۔ کامل صحت یابی کے لئے احباب دُعا فرمائیں۔

عید فنڈ

چندہ عید فنڈ کے متعلق سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے ہر کمانے والے فرد پر کم از کم ایک روپیہ مقرر ہے۔ اس لئے احباب اس مدّ میں زیادہ سے زیادہ چندہ ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ اس مد میں وصول ہونے والی ساری رقم مرکز میں آنی چاہیئے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

نظریاتی طبیعات کا "نوبل پرائز" — بقیہ صفحہ (۲)

آپ ہمیشہ ہی ہونہار طلباء کی امداد کرتے رہتے ہیں۔ ابھی جو نوبل پرائز کی خطیر رقم آپ کو ملی اس کا بھی معتد بہ بلکہ قریباً سارا ہی حصہ سائنس کی ترقی کے لئے وقف فرمایا ہے۔ فجزاہُ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اِس میدان میں مزید بیش بہا ترقیات سے نوازے۔

ادارہ بدر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب، آپ کی بیگم صاحبہ اور آپ کے افرادِ خاندان اور تمام عالمِ احمدیّت کی خدمت میں ہدیۂ تہنیت پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اِس اعزاز کو اُن کی ذات اور سلسلہ کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین۔

(مرتّب: محمّد انعام غوری)

ولادتیں!

(۱)

مورخہ یکم اکتوبر ۷۹ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میری بیٹی کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ اس خوشی میں میرے داماد عزیزم محمد اقبال احمد صاحب نے درویش فنڈ میں دس روپے شکرانہ فنڈ میں پانچ روپے اور اعانتِ بدر میں پانچ روپے ادا کئے ہیں۔

خاکسار: ایم۔ محمد عثمان۔ سورب۔

(۲)

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم سید رشید احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سونگھڑہ کو دُوسری لڑکی عطا فرمائی ہے۔ خاکسار: گیانی عبداللطیف درویش قادیان۔

نوٹ — احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ مذکورہ نومولودگان کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور ان کے نیک صالح اور خادمِ دین بننے کے لئے دُعا فرمائیں۔ (ایڈیٹر)

درخواستِ دُعا: خاکسار کے ہم زلف مکرم محمد عظمت اللہ صاحب کرنول سے اپنی اور اپنے اہل و عیال کی دینی و دنیاوی ترقیات اور اپنے کاروباری مشکلات کے ازالہ کے لئے درخواستِ دُعا کرتے ہیں۔ احباب اُن کے لئے دُعا فرمائیں۔ خاکسار:- محمد کریم الدین شاہد قادیان۔

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS
PHONES:- 52325/52686. P.P.
ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینو فیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز:-
چپل پروڈکٹس
۴۲/۲۹ مکھنیا بازار۔ کانپور (یو-پی)

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
AUTOWINGS,
آٹو ونگس
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY
MADRAS - 600004.
PHONE No. 76360.

عیدالاضحیہ کے موقع پر قادیان میں قربانی کا انتظام

حضرت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر صاحبِ استطاعت مسلمان پر عیدالاضحیہ کی قربانی دینے کو ضروری قرار دیا ہے۔ اس ارشادِ گرامی کے مطابق احبابِ جماعت مقامی طور پر قربانی دیتے ہیں۔ اور جو دوست یہ خواہش کرتے ہیں کہ ان کی طرف سے عیدالاضحیہ کے موقع پر قادیان میں قربانی دینے کا انتظام کر دیا جائے تو امارتِ مقامی کی طرف سے ہر سال ایسا انتظام کر دیا جاتا ہے۔ ایسا کرنے سے جہاں اُن بھائیوں کے ذمہ ایک فرض ادا ہو جاتا ہے وہاں قربانی کا گوشت قادیان میں مقیم اُن کے درویش بھائیوں کے استعمال میں آ جاتا ہے۔

۲۔ بعض مخلصینِ جماعت نے اس سال قادیان میں ان کی طرف سے عیدالاضحیہ کے موقع پر قربانی کا انتظام کر دیئے جانے کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے ایک جانور کی قیمت کا اندازہ دریافت کیا ہے۔ سو ایسے احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال جو غیر معمولی مہنگائی کا دور چل رہا ہے اس سے گوشت کی قیمت بھی متاثر ہوئی ہے۔ اس وجہ سے اس سال ایک جانور کی قیمت پہلے سے زیادہ ہو گئی ہے۔ کم از کم -/۱۸۰ روپے میں ایک جانور کا انتظام ہوگا۔ اگر دوست -/۲۰۰ روپے برائے فی جانور قربانی بھجوا دیں تو قربانی کے لئے بہتر جانور خریدنے میں سہولت ہوگی۔

بیرونی ممالک کے احباب کی اطلاع کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ قربانی کی شرائط پوری کرنے والے جانور کی قیمت تقریباً گیارہ پاؤنڈ یا ۲۵ امریکن ڈالر یا ۲۹ کینیڈین ڈالر ہے۔ اس حساب سے دوسرے ممالک کے احباب اپنے اپنے ملک کی کرنسی کا حساب لگا کر رقم بھجوا دیں۔ اور براہِ مہربانی عید سے پہلے ضرور اطلاع دیں تاکہ اگر رقم کیش ہونے میں تاخیر بھی ہو تو رقم کا پیشگی انتظام کر کے ایسے اصحاب کی طرف سے عید کے موقع پر قربانی کا انتظام کرا دیا جائے۔ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ایسے اصحاب کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔ آمین۔

مرزا وسیم احمد
امیر جماعتِ احمدیہ قادیان

اعلان برائے توجہ لجنات اماء اللہ بھارت

۱۔ لائحہ عمل ۱۹۷۹ء کے مطابق لجنات اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت کا صرف دینی نصاب کا امتحان لیا گیا ہے۔ ماہ اکتوبر میں تمام لجنات و ناصرات کے سالانہ اجتماع کی سکیم شائع ہو کر ماہ جنوری ۱۹۷۹ء سے بھجوائی جا چکی ہے۔ براہ مہربانی تمام لجنات و ناصرات اپنا سالانہ اجتماع جلد سے جلد ماہ اکتوبر کے آخر یا شروع نومبر میں کر کے مرکز کو اپنی رپورٹ سے اطلاع دیں اور پروگرام کے مطابق تلاوتِ قرآن کریم و مقابلہ نظم خوانی۔ تقریری مقابلہ۔ ذہانت اور دینی معلومات کا امتحان۔ مقابلہ مشاہدہ معائنہ اور مقابلہ پیغام رسانی وغیرہ سب رکھے جائیں۔ لجنات فوری طور پر اطلاع دیں کہ ان کو ذہانت اور عام دینی معلومات کے کتنے پرچوں کی ضرورت ہے تاکہ مرکز سے بھجوائے جائیں۔

۲۔ سالانہ رپورٹ دس اکتوبر تک تمام لجنات کی طرف سے آ جانی چاہیئے تھی۔ لیکن ابھی تک بہت کم لجنات کی طرف سے رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ براہِ مہربانی اپنی سالانہ رپورٹ اور جن لجنات نے ابھی تک چندہ نہیں بھجوایا وہ اپنا چندہ ممبری جلد از جلد بھجوائیں۔ نیز چندہ ممبری کے بقایا جات کی طرف بھی فوری توجہ دیں۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

درخواستِ دعا

مکرمہ امۃ النعیم بشیر صاحبہ نے اطلاع دی ہے کہ ان کے خاوند مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر فاضل مبلغ سلسلہ مورخہ ۷ر اکتوبر کو راجوری سے پونچھ آتے ہوئے بس کے حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے ہیں۔ احبابِ جماعت سے مبلغ صاحب کی جلد صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن پر فضل فرمائے اور ہر بلا سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

آل بہار احمدیہ مسلم کانفرنس

بتاریخ ۱۱-۱۲ر نومبر ۷۹ء بروز اتوار و سوموار بمقام موہو بھنڈار

صوبہ بہار کی جماعتوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ دوسری آل بہار احمدیہ مسلم کانفرنس مورخہ ۱۱ و ۱۲ر نومبر ۷۹ء بروز اتوار و سوموار "موہو بھنڈار" موسیٰ بنی مائنز میں حسب ذیل پروگرام کے مطابق منعقد ہوگی۔ ان شاء اللہ۔

★ جلسہ پیشوایانِ مذاہب چھ بجے شام موہو بھنڈار میں ۱۱ر نومبر کو "بادری میدان" میں منعقد ہوگا۔

★ جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ر نومبر ۷۹ء کو مسجد احمدیہ موسیٰ بنی مائنز میں ہوگا۔

★ بیرون صوبہ جات سے تشریف لانے والے مہمانانِ کرام کے قیام و طعام کا انتظام کانفرنس کی انتظامیہ کے ذمہ ہوگا۔ البتہ ہلکا سا بستر ہمراہ لائیں۔

★ صوبہ بہار کی جماعتیں "چندہ برائے کانفرنس" صدر مجلسِ استقبالیہ کے نام ارسال کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

★ صوبہ بہار کی تمام جماعتیں اپنے نمائندگان کو کانفرنس میں بھیج کر کانفرنس کو ہر جہت سے کامیاب بنائیں۔ نیز کانفرنس کی کامیابی کے لئے دعائیں فرماتے رہیں۔

خاکسار:- عبدالرشید ضیاء مبلغ بھاگلپور

صدر مجلسِ استقبالیہ: شیخ ابراہیم - نمبر ۲-۱حمدیہ لائنز - موسیٰ بنی مائنز ضلع سنگھ بھوم (بہار)

No. 2, Ahmadiyya Lines, MOOSA BANI MINES
Distt:- Singh Bhoom (BIHAR)

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ قریب آ رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے چندہ جلسہ سالانہ بھی چندہ عام اور حصہ آمد کی طرح لازمی چندہ ہے۔ اس کی شرح ہر دوست کی سال میں ایک ماہ کی آمد کا دسواں حصہ (۱/۱۰) یا سالانہ آمد کا ۱/۱۲۰ حصہ مقرر ہے۔ اس چندہ کی سو فیصدی ادائیگی جلسہ سالانہ سے قبل ہونی ضروری ہے۔ تاکہ جلسہ سالانہ کے کثیر اخراجات کا انتظام بر وقت سہولت کے ساتھ ہو سکے۔

لہٰذا جن احباب اور جماعتوں نے تاحال اس چندہ کی سو فیصدی ادائیگی نہ کی ہو، ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اس طرف جلد توجہ فرما دیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

ولادت

مورخہ ۵ر اکتوبر ۷۹ء کو خاکسار کی لڑکی امۃ القدوس عرف شاہین۔ اہلیہ مکرم عبدالمنان صاحب آف حیدرآباد کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے لڑکا عطا فرمایا ہے۔

اس خوشی میں مبلغ پانچ روپے درویش فنڈ اور پانچ روپے اعانتِ بدر میں ادا کئے گئے ہیں۔

احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر عطا کرے اور نیک و صالح اور خادمِ دین بنائے۔ آمین۔

خاکسار:-
محمد عبدالکریم نور احمدی
دیو درگ (کرناٹک)